MON.6.Nov.2023
VOLUME:18 NO:286
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز پیر 6/ نومبر 2023
جلد: 18 شمارہ 286
21 ربیع الثانی 1445ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

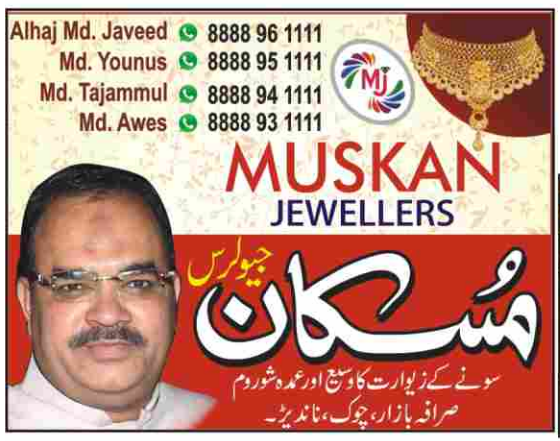

پناہ گزین کیمپ پر اسرائیلی لڑاکا طیارہ کی بمباری، 33 افراد جاں بحق

خان یونس (غزہ پٹی): 5 نومبر: اسرائیلی جنگی طیاروں نے اتوار کی صبح ایک ریفیوجی کیمپ کو نشانہ بنایا کم ازکم 33 افراد جاں بحق اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔ محکمہ صحت کے عہدیداروں نے یہ بات بتائی۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ علاقہ کے حماس حکمرانوں کو کچلنے حملے شدید کرتا رہے گا حالانکہ امریکی اپیل کر چکے ہیں کہ پریشان حال شہریوں کی مدد کے لئے جنگ میں وقفہ دیا جائے۔ غزہ میں بڑھتی ہلاکتوں سے دنیا بھر میں برہمی بڑھتی جارہی ہے۔ ہفتہ کے دن واشنگٹن تابرلن ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ وہ فوری جنگ بندی کا مطالبہ کررہے تھے۔ اسرائیل نے حملے روکنے سے انکار کردیا ہے۔ وہ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کا تجویز کردہ وقفہ تک دینے کا تیار نہیں۔ اسرائیلی وزیر دفاع گیلنٹ نے کہا کہ غزہ سٹی میں رہنے والا کوئی بھی شہری اپنی جان جوکھم میں ڈال رہا ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ تقریباً ایک ماہ کی جنگ میں 9400 فلسطینی جاں بحق ہوئے۔ امکان ہے کہ مزید جانیں جائیں گی۔ اتوار کی صبح وسطی غزہ کے مغازی ریفیوجی کیمپ پر فضائی حملہ میں کم ازکم 33 افراد جاں بحق اور 42 زخمی ہوئے۔ وزارت صحت کے ترجمان اشرف الخضری نے یہ بات بتائی۔ یہ کیمپ اس علاقہ میں واقع ہے جہاں اسرائیلی فوج نے غزہ کے فلسطینی شہریوں کو پناہ لینے کو کہا تھا۔ اسرائیل نے غزہ پر بمباری جاری رکھی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ حماس لڑاکوں اور ان کے اثاثوں کو جابجا نشانہ بنارہا ہے۔ اس کا الزام ہے کہ حماس، شہریوں کو انسانی

ڈھال کے طور پر استعمال کررہی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اسرائیل اکثر غیر متناسب حملے کررہا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ بلنکن نے ہفتہ کے دن اردن میں عرب وزرائے خارجہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے قبل ازیں اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو سے ملاقات کی تھی جنہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ حماس کے تمام یرغمالی رہا کروا لینے تک کوئی جنگ بندی نہیں ہوگی۔ اردن کے وزیر خارجہ نے کہا کہ عرب ممالک فوری جنگ بندی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سارا علاقہ نفرت کے سمندر میں ڈوب رہا ہے۔ حماس کے سینئر عہدیدار اسامہ ہمدان نے بیروت میں میڈیا سے کہا کہ بلنکن کو جارحیت ترک کردینی چاہیئے۔ انہیں ایسے آئیڈیا نہ کے ساتھ نہیں آنا چاہیئے جن پر عمل آوری نہ ہوسکتی ہو۔ حماس کے فوجی شعبہ کے ترجمان ابوعبیدہ نے ایک تقریر میں کہا کہ حماس کے لڑاکوں نے اسرائیل کی 24 گاڑیاں تباہ کردیں۔ مصری عہدیداروں کا کہنا ہے کہ مصر اور قطر کی تجویز ہے کہ روزانہ 6 تا 12 گھنٹوں کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ اسرائیل کو چاہیئے کہ وہ یرغمالیوں کے عوض بزرگوں اور خواتین کو چھوڑ دے۔

پرینکا نے حماس-اسرائیل جنگ میں
ہزاروں بچوں وخواتین کی موت پر پھر کیا اظہارِ افسوس

نئی دہلی: 5 نومبر: کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی ایک بار پھر غزہ میں ہزاروں بچوں سمیت تقریباً 10 ہزار لوگوں کی موت پر اظہار افسوس کیا اور مطالبہ کیا کہ جنگ بندی فوراً نافذ کیا جانا چاہیے۔ انھوں نے فلسطین میں قتل عام کی مالی امداد اور حمایت کے لیے دنیا کے لیڈروں کی بھی تنقید کی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیے گئے ایک پوسٹ میں پرینکا گاندھی نے لکھا ہے کہ ''یہ الفاظ سے پرے خوفناک اور شرمناک ہے کہ تقریباً 10 ہزار شہریوں، جن میں سے تقریباً 5000 بچے ہیں، کا قتل عام کیا گیا ہے۔ پورے کنبے کو ختم

کر دیا گیا۔ اسپتالوں اور ایمبولنس پر بمباری کی گئی، پناہ گزین کیمپوں کو نشانہ بنایا گیا اور پھر بھی دنیا کے لیڈران فلسطین میں قتل عام کی مالی امداد اور حمایت کرنا جاری رکھتے ہیں۔'' پرینکا گاندھی نے کہا ہے کہ ''جنگ بندی سب سے چھوٹا قدم ہے، جسے بین الاقوامی طبقہ کے ذریعہ فوراً نافذ کیا جانا چاہیے، ورنہ اس کا کوئی اخلاقی حق نہیں بچے گا۔'' پرینکا کا تبصرہ ان رپورٹس کے منظر عام پر آنے کے بعد آیا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ حماس-اسرائیل جنگ میں 5 ہزار بچوں سمیت 10 ہزار سے زیادہ شہری مارے گئے ہیں۔ 7 اکتوبر کو حماس کے اراکین کے ذریعہ اسرائیل پر حملے میں کم ازکم 1400 لوگوں کی موت کے بعد غزہ پٹی میں لڑائی 30 ویں دن میں داخل کرگئی ہے۔

الیکٹورل بانڈ پر 'سپریم سماعت' کے درمیان حکومت نے کھولی بانڈ بیچنے کی نئی وِنڈو

نئی دہلی: 5 نومبر: جایئے اور الیکٹورل بانڈ خرید کر اپنی پسندیدہ سیاسی پارٹی کو چندہ دیجیے۔ حکومت نے گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعہ اعلان کردیا ہے کہ الیکٹورل بانڈ خریدنے کی نئی وِنڈو (2018 سے اب تک 29 ویں) 6 نومبر کو کھل رہی ہے۔ یہ وِنڈو 20 نومبر تک کھلی رہے گی اور اس دوران اسٹیٹ بینک کی مختلف شہروں میں واقع 29 شاخیں الیکٹورل بانڈ بیچیں گی۔ جانکاری کے لیے یہ بتادینا ضروری ہے کہ گزشتہ وِنڈو (28 ویں) ابھی گزشتہ ماہ ہی کھلی تھی جس میں 4 سے 13 اکتوبر تک الیکٹورل بانڈ بیچے گئے تھے۔ وہ 10 دن کی وِنڈو تھی، لیکن اس مرتبہ کھڑکی 15 دن کے لیے کھولی گئی ہے۔ تازہ نوٹیفکیشن سے اشارے ملتے ہیں کہ بااثر طریقے سے الیکٹورل بانڈ کو بیچنے کی وِنڈو کو اکتوبر 2023 سے مئی 2024 کے درمیان 75 دنوں کے لیے کھولا جا سکتا ہے۔ آئندہ سال ہی لوک سبھا انتخاب ہونے والے ہیں۔ 2018 میں نافذ ہوئے الیکٹورل بانڈ منصوبہ میں کہا گیا تھا کہ اسے بیچنے کے لیے وِنڈو ہر سال 4 بار 10 دنوں کے لیے کھولی جائے گی۔ اس میں جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کے مہینے ہوں گے۔ اس کے علاوہ لوک سبھا انتخاب والے سال میں 30 دن کی مزید ایک وِنڈو ہوگی۔ لیکن، گزشتہ سال حکومت نے اس کی مدت میں اضافہ کر خود کو اختیار دے دیا کہ وہ اضافی پکھواڑے (15 دن) کے لیے بانڈ کی فروخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وِنڈو کھول سکتی ہے، تب جبکہ ریاستوں یا مرکز کے زیر انتظام خطوں میں انتخاب ہو رہا ہو۔ اس حق کا استعمال حکومت نے پہلے گجرات اور پھر ہماچل پردیش میں گزشتہ سال ہوئے اسمبلی انتخاب کے دوران کیا تھا۔ واضح رہے کہ اس وقت 5 ریاستوں میں اسمبلی انتخاب ہو رہا ہے۔ میزورم، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں انتخاب 17 نومبر کو پورا ہو جائے گا، جبکہ راجستھان اور تلنگانہ میں انتخابی عمل 20 نومبر کے بعد پورا ہوگا۔ جانکاری کے مطابق گزشتہ وِنڈو (28 اکتوبر والی) کے دوران اسٹیٹ بینک کی 14 شاخوں سے 1148 کروڑ روپے کے الیکٹورل بانڈ فروخت ہوئے تھے۔ ان میں سے 1095 کروڑ روپے کے بانڈ ایک کروڑ روپے قیمت والے تھے۔

سینیٹ کمیٹی میں امریکی وزیر خارجہ کو سبکی
غزہ کی حمایت میں شدید نعرے بازی

امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کو اسرائیل کی حمایت میں گفتگو کے دوران شدید سبکی کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکی سینیٹ کمیٹی میں امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کی تقریر کے دوران 'سیو فلسطین'، 'جنگ بند کرو' اور 'اسرائیلی بربریت بند کرو' کے نعرے لگے۔ امریکی وزیر خارجہ بولتے بولتے چپ ہو گئے اور سکیورٹی اہلکار نعرے لگانے والوں کو ایک ایک کر کے ہال سے باہر لے جاتے رہے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ امریکا غزہ میں وحشیانہ قتل عام کی حمایت بند کرے، 66 فیصد امریکی جنگ بندی چاہتے ہیں۔ احتجاج

کرنے والوں کا کہنا تھا ہمارا مطالبہ ہے کہ امریکی حکومت اسرائیل کو غزہ میں وحشیانہ قتل عام کے لیے فنڈنگ دینا بند کرے جبکہ ایک نوجوان لڑکی کا کہنا تھا غزہ کے لوگ جانور نہیں انسان ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ کی تقریب کے دوران احتجاج کا یہ واقعہ واشنگٹن ڈی سی کیپیٹل ہل میں 31 اکتوبر کو پیش آیا تھا۔ اس مظاہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی حکومت کی اسرائیل کی حمایت کو عوام کی سخت ناراضگی کا سامنا ہے۔ اگر مغربی ممالک میں یہ رجحان بڑھ گیا تو اسرائیل کے لئے بہت مشکل پیدا ہوسکتی ہیں۔

غزہ پر نیوکلیئر حملہ کی بات کرنے والا اسرائیلی وزیر معطل

یروشلم: 5 نومبر: ایک اسرائیلی وزیر نے اتوار کے دن کہا کہ حماس کے زیر کنٹرول غزہ پٹی پر ایٹم بم گرانا ایک آپشن ہے۔ اس پر وزیراعظم نتن یاہو نے انہیں سرکاری میٹنگ سے غیر معینہ مدت کے لئے معطل کردیا۔ ریڈیو انٹرویو میں یروشلم امور اور ورثہ کے وزیر ایلیاہو نے کہا تھا کہ غزہ میں غیر لڑاکے نہیں ہیں۔ غزہ پٹی کو انسانی امداد فراہم کرنا ناکامی ہوگا۔ غزہ پٹی پر نیوکلیئر حملہ ایک آپشن ہوگا۔ ان کے اس ریمارک پر برسرِ اقتدار اتحاد اور اپوزیشن دونوں کے ارکان نے برہمی ظاہر کی۔ انہیں حکومت سے نکال باہر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ بعدازاں الیاہو نے بیان واپس لے لیا۔ اسی دوران وزیراعظم نتن یاہو نے سرکاری میٹنگس سے غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کردیا۔ وہ سلامتی کابینہ کا حصہ نہیں ہے جو جنگ کے فیصلے کرتی ہے۔ نتن یاہو نے ان کے ریمارک کو حقیقت سے پرے قرار دیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ اسرائیل اور آئی ڈی ایف بین الاقوامی قانون کے مطابق کام کررہی ہیں تاکہ غیر متعلقہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ ہم جیت حاصل کرنے تک ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ وزیر دفاع نے ایلیاہو کے بیان کو بے بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اچھا ہے کہ ایسے لوگ اسرائیل کی سیکیوریٹی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

فضل علی نے بیٹی کے سامنے خود کو گولی مارلی
دو بیٹیوں کی شادیاں کی تھیں اور قرض

حیدرآباد: 5 نومبر: ایک 59 سالہ پولیس عہدیدار جو تلنگانہ کے وزیر تعلیم سبیتا اندرا ریڈی کے اسکارٹ کے انچارج کے طور پر فرائض انجام دے رہے تھے نے اتوار کے روز یہاں سروس ریوالور سے خود کو گولی مارلی۔ آرمڈ ریزرو میں سب انسپکٹر محمد افضل علی نے جوبلی ہلز پولیس اسٹیشن کے حدود میں آج صبح 7 بجے ایک ہوٹل کے قریب مبینہ طور پر سروس پستول سے خود کو گولی مار کر ہلاک کرلیا۔ پولیس نے یہ بات بتائی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق انتہائی اقدام کے پس پردہ مالی مسائل اہم وجہ ہوسکتی ہے۔ ڈی سی پی (ویسٹ زون) ڈی جوئل ڈیوس جنہوں نے مقام خودکشی کا دورہ کیا نے یہ بات کہی۔ وزیر تعلیم نے بھی جائے مقام کا دورہ کیا۔ نمائندہ منصف کے مطابق ریاستی وزیر تعلیم پی سبیتا اندرا ریڈی کے گن مین نے آج خودکشی کرلی۔ گن مین کی خودکشی کے واقعہ سے علاقہ میں سنسنی پھیل گئی۔ تفصیلات کے مطابق سبیتا اندرا ریڈی کے گن مین فضل علی نے آج اپنی بیٹی کے سامنے اپنے سروس ریوالور سے کنپٹی پر گولی چلا کر خودکشی کرلی۔ آج فضل علی ڈیوٹی پر روانہ ہوتے وقت اپنی بیٹی کو ساتھ لئے جارہے تھے۔ امیر پیٹ میں سری نگر کالونی کے منی کنٹہ ہوٹل کے قریب پہونچتے پہنچتے بیٹی سے شخصی باتیں کرنے لگے اور اچانک اپنے پاس موجود ریوالور سے سر پر گولی چلادی اور انہوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس مقام واقعہ پر پہنچ کر لاش کو بغرض پوسٹ مارٹم عثمانیہ دواخانہ منتقل کردیا۔ بتایا جارہا ہے کہ فضل علی مقروض تھے اور اسی تناؤ میں خودکشی کرلی۔ ایک خانگی بینک سے قرض لے کر انہوں نے اپنی دو بیٹیوں کی شادیاں کی تھیں اور قرض کی وجہ سے ذہنی تناؤ کا شکار تھے۔ ان کی بیٹی کی شکایت پر پولیس نے ایک مقدمہ درج کرتے ہوئے تحقیقات کا آغاز کردیا۔

حماس-اسرائیل جنگ کے 30 دن مکمل!
اب تک 11000 افراد جاں بحق، کیا ہیں تازہ حالات؟

غزہ: 5 نومبر: اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ شروع ہوئے 30 دن مکمل ہوگئے ہیں۔ جنگ کے دوران اب تک تنہا غزہ میں 9488 فلسطینی مارے جا چکے ہیں۔ ان میں تقریباً 4 ہزار بچے اور 2.5 ہزار خواتین شامل ہیں۔ غزہ میں زخمیوں کی تعداد 24158 ہے۔ ویسٹ بینک میں اب تک 152 فلسطینیوں کی جان جا چکی ہے۔ یہاں زخمیوں کی تعداد 2100 بتائی گئی ہے۔ دوسری طرف اسرائیل میں اب تک 1405 لوگ مارے جا چکے ہیں، جبکہ 5600 افراد زخمی ہیں۔ مجموعی طور پر اب تک جنگ میں 11000 لوگ اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ اس درمیان اقوام متحدہ کے ذریعہ کی جارہی جنگ بندی کی کوششیں اب تک ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ حالانکہ جنگ بندی کی کوششیں اب بھی جاری ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی شدید بمباری جاری ہے۔ ایک طرف اسرائیلی جنگی طیارے غزہ میں بم برسا رہے ہیں تو دوسری طرف غزہ میں زمین پر اسرائیلی فورس اور حماس کے درمیان شدید جنگ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ پناہ گزین کیمپوں پر بھی اسرائیلی جنگی طیاروں نے بمباری کی ہے۔ پناہ گزین کیمپ پر ہوئے حملے میں 30 سے زیادہ افراد مارے گئے ہیں جبکہ 100 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ یہاں مہلوکین کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے کیونکہ اب بھی کئی لوگ عمارت کے ملبہ میں دبے ہوئے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق جبالیا میں پانی ٹینک پر اسرائیلی جنگی طیاروں نے بمباری کی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ پانی فراہمی کا ایک اہم ذریعہ تھا، جو جبالیا کے لوگوں کو تقریباً 60 فیصد پانی فراہم کرتا تھا۔ اب یہ ٹینک بمباری میں تباہ ہوگیا ہے۔ پانی کا ٹینک تباہ ہونے کے بعد اس علاقے میں فلسطینیوں کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس علاقے کو چھوڑنے کے علاوہ یہاں کے لوگوں کے پاس دوسرا کوئی متبادل نہیں ہے۔ بہرحال، غزہ میں دن بہ دن حالات خوفناک ہوتے جارہے ہیں۔ جو لوگ غزہ میں رکے ہوئے ہیں وہ بمباری میں ہلاک ہورہے ہیں۔ جو لوگ علاقہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں، انھیں پناہ نہیں مل رہی ہے۔ عالم یہ ہے کہ یو این آر ڈبلیو اے پناہ گاہوں میں 530000 سے زیادہ فلسطینی پناہ مانگ رہے ہیں۔ ان لوگوں کو یہاں کھانا تقسیم کیا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ کے اپڈیٹ میں کہا گیا ہے کہ بھیڑ بھاڑ کی حالت سنگین ہے۔ یہ صحت و سکیورٹی جوکھم پیدا کررہی ہے۔ یو این آر ڈبلیو اے پناہ گاہوں میں سانس سے جڑی بیماری، دست اور چکن پاکس کے کئی معاملوں کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس سے فکر میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ ایک ساتھ لاکھوں لوگوں کا جمع ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق لوگ اب یو این آر ڈبلیو اے پناہ گاہوں کے پاس سڑکوں پر بھی سو رہے ہیں۔ دوسری طرف تل ابیب میں لگاتار احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ اسرائیلی سڑک پر اتر کر مظاہرہ کررہے ہیں اور حکومت سے حماس کے قبضے سے اپنے یرغمال رشتہ داروں کو چھڑانے کا مطالبہ کررہے ہیں، ساتھ ہی جنگ بندی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ جنگ سے متعلق اہم اپڈیٹ یہ ہے۔ فلسطین کے نائب وزیر خارجہ عمل جداوی کے ذریعہ ایکس پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو کے مطابق اسرائیل نے غزہ میں الاظہر یونیورسٹی پر بمباری کی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ بلنکن کے آج ویسٹ بینک میں فلسطینی صدر محمود عباس سے ملنے کی امید ہے۔ اس کے بعد بلنکن کے ترکی روانہ ہونے کے امکانات ہیں جہاں مظاہرین نے ایک امریکی اڈے کے باہر ریلی کی ہے۔ ہفتہ کی شب تل ابیب میں ایک احتجاجی مظاہرہ میں حکومت سے حماس کے ذریعہ یرغمال بنائے گئے لوگوں کی رہائی کے لیے قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

نیتن یاہو کے گھر کے باہر یرغمالیوں کے لواحقین کا احتجاجی مظاہرہ

یروشلم: 5 نومبر: پولیس نے سنیچر کے روز اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کی تل ابیب میں سرکاری رہائش گاہ کے باہر احتجاجی مظاہرہ کرنے والوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔ یہ مظاہرہ گزشتہ ماہ حماس کے مزاحمت کاروں کے مسلح کارکنوں کے غزہ کی پٹی کے گرد ونواح بسنے والی یہودی کمیونٹیز پر حملہ روکنے میں ناکامی کے خلاف غم وغصے کا اظہار تھا۔ نیتن یاہو کی یروشلم میں اقامت گاہ کے باہر لگائی گئی رکاوٹیں ہٹاتے ہوئے احتجاج کے لئے جمع ہونے والے سیکڑوں مظاہرین نے ہاتھوں میں اسرائیلی پرچم اٹھا رکھے تھے اور وہ نیتن یاہو کو گرفتار کرو کے نعرے لگا رہے تھے۔ احتجاج کا یہ سلسلہ اس وقت سامنے آیا ہے جب عوامی رائے عامہ کے ایک سروے میں تین چوتھائی اسرائیلیوں نے اسرائیلی وزیر اعظم سے استعفی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ رائے عامہ کا یہ سروے اپنی سیاسی اور سکیورٹی قیادت کی پالیسیوں کے خلاف ان کے غم وغصے کا اظہار ہے۔ نیتن یاہو نے اب تک ان ناکامیوں کی ذاتی طور پر ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے جن کے باعث سات اکتوبر کو حماس کے حیران کن حملے کی راہ ہموار ہوئی اور وہ اسرائیل کے اندر تک گھس کر چودہ سو افراد کو قتل اور کم سے کم 240 کو ساتھ یرغمال بنا کر غزہ لے گئے تھے۔ اولین صدمہ کم ہونے کے بعد یرغمالیوں کے لواحقین کی صفوں میں حکومت کے خلاف غم وغصہ بڑھ رہا ہے کیونکہ وہ ان کی رہائی کے لئے خاطر خواہ انتظامات کرنے میں ناکام دکھائی دیتی ہے۔ (بشکریہ العربیہ ڈاٹ نیٹ)

جرمنی کے ہیمبرگ ایئرپورٹ پر خوف وہراس
مسلح شخص کی فائرنگ، 27 پروازیں متاثر

جرمنی کے ہیمبرگ ایئرپورٹ پر کار سوار نے ہوائی فائرنگ کر کے علاقے میں سنسنی پیدا کردی۔ ایک کار سوار بیریئر توڑ کر ہوائی اڈے کے میدان میں داخل ہوا اور دو بار ہوا میں ہتھیار سے فائر کیا۔ کار سوار کی اس حرکت سے ہیمبرگ ایئرپورٹ پر کہرام مچ گیا۔ جس کے بعد ایئرپورٹ کو بند کردیا گیا ہے۔ پولیس نے کہا کہ کوئی زخمی نہیں ہوا، لیکن ہوائی اڈے نے اعلان کیا کہ اسے فی الحال ٹیک آف اور لینڈنگ کے لیے بند کردیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ گولیاں چلانے کے بعد اس شخص نے دو جلتی ہوئی بوتلیں کار سے باہر پھینک دیں۔ جرمن پولیس کے ترجمان نے بتایا کہ حملہ آور کی گاڑی میں ایک بچہ بھی موجود تھا۔ پولیس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر الگ سے کہا کہ وہ ایک بڑی کارروائی کررہے ہیں۔ اس دوران ہوائی اڈے کی بندش کے بعد تقریباً 27 پروازیں متاثر ہوئی ہیں۔ جرمن خبر رساں ادارے ڈی پی اے کے مطابق، شمالی جرمن شہر ہیمبرگ کے ہوائی اڈے کو مسافروں کے لیے بند کردیا گیا تھا اور ہفتے کی رات پروازیں منسوخ کردی گئی تھیں۔ جرمن وفاقی پولیس کے ترجمان تھامس گربرٹ نے ڈی پی اے کو بتایا کہ ریاستی اور وفاقی پولیس کے افسران کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر اور حملہ آور کی گاڑی کے آس پاس موجود تھی۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق جرمن وفاقی پولیس کے ترجمان تھامس گربرٹ نے بتایا کہ 35 سالہ حملہ آور کی اہلیہ نے انہیں بتایا تھا کہ اس کے شوہر نے اس کے 4 سالہ بچے کو اغوا کرلیا ہے۔ اس کے بعد پولیس حرکت میں آگئی جس کے بعد پتہ چلا کہ ایئرپورٹ کے اندر حملہ کرنے والا وہی شخص ہے۔ خاتون جس کے بارے میں بات کررہی تھی کیونکہ کار کے اندر ایک 4 سال کا بچہ بھی موجود تھا۔

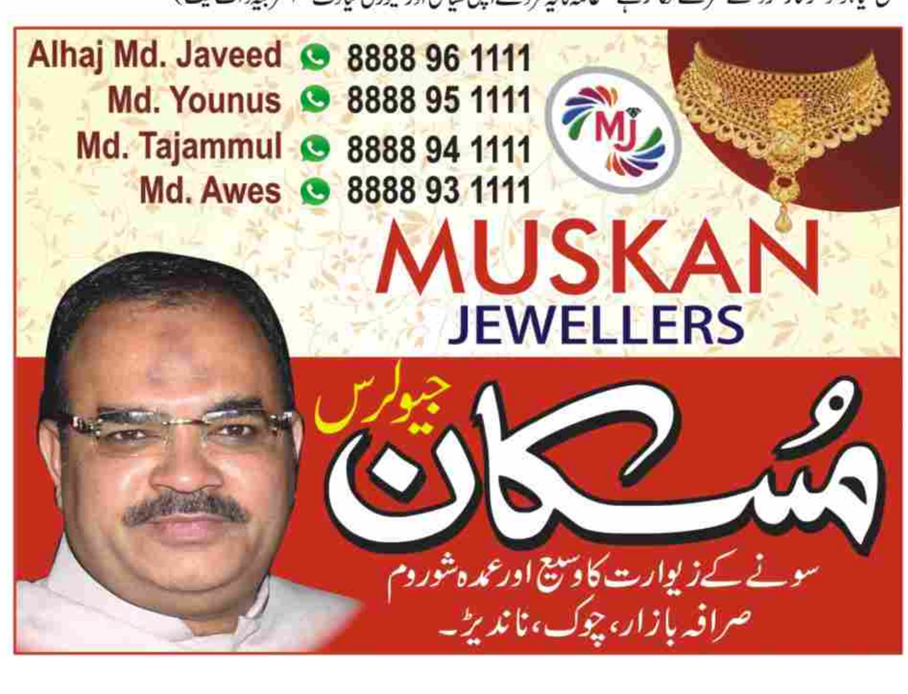

غزہ......لرزتا، دہکتا آگ کا گولا فلسطینی "نکبہ" دوم کا حصہ بننے کو تیار نہیں

ہم اسی گلی کی ہیں خاک سے، یہیں خاک اپنی ملائیں گے

مسعود ابدالی

جمعہ 27 اکتوبر کی شام سے اسرائیل نے غزہ پر خوفناک برّی حملے کا آغاز کردیا۔ اس سے پہلے بدھ اور جمعرات کو داخلے کی محدود کارروائی کی گئی جسے اہلِ غزہ نے پسپا کردیا۔ اس شب خون میں اسرائیل کے کئی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ ہوئیں اور ایک فوجی مارا گیا۔ برّی حملے سے پہلے یہودی علما نے ہنگامی صورتِ حال کا حیلہ اختیار کرتے ہوئے سبت کی پابندیاں معطل کردیں۔ حملے کا آغاز غزہ کی پوری پٹی پر فاسفورس بموں کی بارش سے ہوا۔ سفید فاسفورس سے پھوٹنے والی چنگاریوں کی حدت 800 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب ہوتی ہے، چنانچہ چند ہی گھنٹوں میں سارا غزہ دہک اٹھا۔ اقوام متحدہ نے سفید فاسفورس کو ممنوعہ ہتھیاروں کی فہرست میں شامل کیا ہے، تاہم امریکہ نے اسے افغانستان میں بڑے پیمانے پر استعمال کیا۔ اسی کے ساتھ بمباروں اور ڈرونوں نے پٹی کے ایک ایک انچ کو نشانے پر رکھ لیا۔ تینوں جانب سے توپ خانے اور ٹینکوں نے مہلک ترین گولے برسائے اور بحر روم سے اسرائیلی بحریہ نے خشکی پر مار کرنے والے میزائیل داغے۔ یہ کارروائی تادم تحریر جاری ہے۔ غزہ کی سرحد پر کھڑے فاکس نیوز کے ایک صحافی نے کہا "ایسا لگ رہا ہے کہ گویا سارا غزہ شعلوں، اور زمین زلزلے کی لپیٹ میں ہے"۔ غزہ میں پھٹنے والے بم و میزائیل اور بارودی گولوں کے دھماکوں سے شام، صحرائے سینا اور لبنان کے بڑے علاقے گونج رہے ہیں، لیکن مسلم اکثریتی ممالک سمیت "مہذب" دنیا کے کانوں میں خوف و مفادات کا سیسہ اس قدر گہرائی تک اتر چکا ہے کہ انھیں کچھ سنائی نہیں دے رہا، بلکہ امریکی شعبہ قومی سلامتی کے ترجمان جان کربی نے اسرائیل کی برّی مہم کے لیے مکمل تعاون کا عزم اور کامیابی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے واشنگٹن میں آسٹریلوی وزیر اعظم کے ہمراہ صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے صدر بائیڈن نے کہا "غزہ میں ہلاکتوں کی تعداد کے بارے میں مجھے یقین نہیں ہے کہ فلسطینی سچ بول رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ (غزہ میں) بے گناہ مارے گئے ہیں اور یہ جنگ چھیڑنے کی قیمت ہے۔"

برّی حملے کا اعلان اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو المعروف بی بی نے کیا۔ قومی یکجہتی کے لیے اُن کی اخباری کانفرنس میں حزبِ اختلاف کے رہنما اور اسرائیلی فوج کے سابق سربراہ بینی گینٹز (Benny Gantz) بھی موجود تھے۔ اس موقع پر وزیر دفاع یاوو گیلینٹ (Yoav Gallant) نے تکبر سے چور لہجے میں کہا "ہم نے سرزمینِ غزہ پر لرزہ طاری کردیا ہے۔" صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے بی بی نے کہا کہ ہم حماس کے خلاف نہیں بلکہ وحشت و سفاکی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں جس سے جدید تہذیب کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ انھوں نے حماس کے خلاف جنگ کو "جنگِ آزادی" سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ برّی جنگ طویل، تکلیف دہ اور مشکل ہوسکتی ہے۔ یہ جنگ ہم یقیناً جیتیں گے لیکن قوم کو قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ برّی حملے کے 48 گھنٹے مکمل ہونے پر معروف عسکری تجزیہ نگار زوران کوسووچ (Zoran Kosovac) نے کہا Israel's round attacks yield lots of little success,bang یعنی "اسرائیلی زمینی حملہ: دھماکہ زوردار لیکن کامیابی کا نام و نشان نہیں۔" (حوالہ: الجزیرہ)

حملوں کے آغاز ہی سے جو حکمت عملی اختیار کی گئی ہے اسے اگر بی بی کی اعلان کردہ "جنگِ آزادی" کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ فلسطین کے مکمل خاتمے کا منصوبہ نظر آرہا ہے۔ 1948ء میں اسرائیلی ریاست کے قیام کے بعد سے فلسطین اقوام متحدہ کی قراردادوں اور پناہ گزیں کیمپوں تک محدود ہے لیکن اسرائیلی قیادت اس رسمی اور نامی حیثیت کو بھی ختم کردینے پر تُلی نظر آرہی ہے۔ 7 اکتوبر کو فضائی حملے کے آغاز پر شہری آبادی کی جنوبی سمت نقل مکانی کے لیے اسرائیلی وزیر دفاع نے اقوام متحدہ کو دو دن کی مہلت دی تھی، لیکن اہلِ غزہ نے یہ حکم ماننے سے صاف انکار کردیا۔ شمالی غزہ کی ایک زخمی خاتون ام محتشم العلامی نے امریکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز سے باتیں کرتے ہوئے کہا "میرے پاس کھونے کے لیے اب جان کے سوا کچھ نہیں بچا۔ ہم ایک انچ اِدھر اُدھر نہیں جائیں گے۔ اگر ہمارے سارے مرد مارے گئے تو ہم عورتیں لڑیں گی۔ میں زخمی ہوں لیکن خوف زدہ نہیں۔ اگر کچھ نہ رہا تو ہم اپنے ناخن چبھو کر دشمن کو مار بھگائیں گے۔"

اسرائیل کی خواہش ہے کہ جنوب کی جانب دھکیلتے ہوئے تمام کی تمام فلسطینی آبادی کو مصر کے زیر انتظام صحرائے سینا کی طرف ہنکا دیا جائے۔ برما میں کچھ ایسا ہی ہوا تھا کہ قتلِ عام کے بعد جو سخت اراکان زندہ رہ گئے انھیں رگید کر بنگلہ دیش پہنچا دیا گیا۔ غزہ والوں کی جنوب کی جانب منتقلی کے خلاف شدید مزاحمت کا ایک تاریخی پس منظر ہے۔ النکبہ یا قومی سانحہ نامی یہ ڈکیتی اتنی مشہور ہے کہ اہلِ غزہ ہر سال 15 مئی کو "ذکری النکبہ" (آفت کی یاد) مناتے ہیں۔ اس عظیم سانحے پر چند سطور سے قارئین کو یہ معاملہ سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ظلمِ عظیم کی داستان پرانی ہے۔ اختصار کے لیے ہم یہ ذکر ارضِ مقدس پر تاجِ برطانیہ کے دورِ نامسعود سے شروع کرتے ہیں۔

29 ستمبر 1947ء کو اقوام متحدہ نے فلسطین پر تاجِ برطانیہ کے قبضے کو ملکیتی حقوق عطا کردیے۔ جس کے بعد برطانیہ نے دوقومی نظریے کے مطابق فلسطین کو عرب اور یہودی علاقوں میں بانٹ دیا۔ تقسیم میں ویسا ہی "انصاف" کیا گیا جو تاجِ برطانیہ کا طرہ امتیاز ہے، یعنی آبادی کے لحاظ سے 32 فیصد یہودیوں کو فلسطین کا 56 فیصد علاقہ بخش دیا گیا جس پر اسرائیلی ریاست قائم ہوئی۔ فلسطینیوں کو اپنی ہی ریاست کی 42 فیصد زمین عطا ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام پیدائش بیت اللحم سمیت سارا بیت المقدس مشترکہ اثاثہ یا Corpus Separatum قرار پایا۔ نوزائیدہ اسرائیلی ریاست کے یہودی باشندوں کی تعداد 5 لاکھ اور عرب آبادی 4 لاکھ 38 ہزار تھی، دوسری طرف فلسطین میں 10 ہزار یہودی اور 8 لاکھ 18 ہزار عرب آباد تھے۔ ایک لاکھ آبادی والے بیت المقدس میں مسلمانوں، مسیحیوں اور یہودیوں کی تعداد تقریباً برابر تھی۔ تقسیم کا اعلان ہوتے ہی اسرائیلیوں نے جشن آزادی کے جلوس نکالے اور ان مسلح مظاہرین نے عرب علاقوں پر حملے کیے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد میں تقسیم پر عمل درآمد اور اس کے بعد اسرائیل و فلسطین کے درمیان امن قائم رکھنے کی ذمہ داری برطانیہ پر عائد کی گئی تھی۔ یہ ذمہ داری برطانیہ نے کچھ اس طرح ادا کی کہ فلسطینی آبادیوں کے گرد فوجی چوکیاں قائم کرکے انھیں محصور کردیا، جبکہ اسرائیلی دہشت گرد برطانوی چوکیوں کی آڑ لے کر بہت اطمینان سے فلسطینی بستیوں کو نشانہ بناتے رہے۔ ان حملوں میں ہر ہفتے 100 کے قریب افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق برطانوی فوج کو مئی 1948ء تک علاقے کی نگرانی کرنی تھی، لیکن برطانوی فوجیوں نے مارچ سے ہی اپنا بوریا بستر لپیٹنا شروع کردیا۔ عرب حلقوں کے مطابق، جاتے ہوئے برطانوی فوج نے اپنا اسلحہ اسرائیلیوں کے حوالے کردیا تھا۔

عربوں کے شبہ کو اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ برطانوی فوج کی واپسی سے ایک ماہ پہلے 5 اپریل 1948ء کو اسرائیلی فوج یروشلم میں داخل ہوگئی، حالانکہ معاہدے کے تحت مشترکہ اثاثہ ہونے کی بنا پر بیت المقدس میں فوج تو دور کی بات...... کسی شخص کو چھری بھی لے کر جانے کی اجازت نہ تھی۔ فلسطینیوں نے بیت المقدس میں مسلح اسرائیلیوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن جدید اسلحے سے لیس اسرائیلیوں نے اس مزاحمت کو کچل دیا۔ تصادم میں سیکڑوں فلسطینی مارے گئے جن میں ان کے کمانڈر اور مفتی اعظم فلسطین امین الدین حسینی کے بھتیجے عبدالقادر حسینی بھی شامل تھے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد میں صراحت کے ساتھ لکھا تھا کہ تقسیمِ فلسطین عارضی ہے اور اسے ریاست کی بنیاد نہیں بنایا جائے گا، لیکن برطانیہ کی واپسی کے ساتھ ہی یہودی رہنما ڈیوڈ بن گوریان نے Eretz Yisrael (ارضِ اسرائیل یا ریاست اسرائیل) کے نام سے ایک ملک کے قیام کا اعلان کردیا جسے امریکہ اور روس نے فوری طور پر تسلیم کرلیا۔ اُس وقت ہیری ٹرومین امریکہ کے صدر اور مشہور کمیونسٹ رہنما جوزف اسٹالن روس کے سربراہ تھے۔

ریاست کے اعلان سے فلسطینیوں میں شدید اشتعال پھیلا اور جگہ جگہ خونریز تصادم ہوئے۔ اس دوران جدید اسلحے سے لیس اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینیوں کو بھون کر رکھ دیا۔ مظاہروں کو کچل دینے کے بعد اسرائیلی فوج نے فلسطینی بستیوں کو گھیر لیا اور 7 لاکھ فلسطینیوں کو غزہ کی طرف دھکیل دیا گیا، وہ بھی اس طرح کہ بحر روم کی ساحلی پٹی پر اسرائیلی فوج نے قبضہ کرکے سمندر تک رسائی کو ناممکن بنادیا۔ گویا کھلی چھت (Open Air) کے اس عظیم الشان جیل خانے میں 12 لاکھ فلسطینی ٹھونس دیے گئے۔ اُس وقت غزہ پر مصر کی عمل داری تھی۔ قبضے کی اس مہم میں فلسطینیوں سے مجموعی طور پر 2 ہزار ہیکٹرز (Hectares) اراضی چھینی گئی۔ ایک ہیکٹر 10 ہزار مربع میٹر کے برابر ہے یعنی 2 کروڑ مربع میٹر۔ فلسطینیوں کا جبری اخراج 15 مئی 1948ء کو مکمل ہوا جسے فلسطینی یوم النکبہ یا بڑی تباہی کا دن کہتے ہیں۔ فلسطینیوں کی ان کے گھروں سے جبری بے دخلی کے بعد 1967ء اور 1973ء کی عرب اسرائیل جنگوں میں اسرائیل نے مزید عرب علاقوں پر قبضہ کرلیا۔

ارضِ فلسطین سے عربوں کو اردن، مصر، شام اور لبنان کی جانب دھکیلنا ہی اسرائیلی "جدوجہدِ آزادی" کا ہدف تھا۔ اب 7 اکتوبر کو فضائی حملوں کے آغاز پر شہری آبادی کی جنوب منتقلی پر اصرار اور غزہ میں ٹینک داخل کرتے وقت اس وحشت کی جدوجہدِ آزادی سے تشبیہ کے بعد اہلِ غزہ کو یقین ہوگیا ہے کہ موجودہ جنگی کارروائی نکبہ دوم کا نقطۂ آغاز ہے۔

بلاشبہ اسرائیل اور مغرب کی مشترکہ قوتِ قاہرہ کا مقابلہ نہتے فلسطینیوں کے بس کی بات نہیں لگتی، لیکن اہلِ غزہ کے حوصلے اب تک بلند نظر آرہے ہیں۔ ایک خاتون کا ذکر ہم نے اوپر کیا۔ ایک ہفتہ پہلے غزہ سے ایک بصری تراشا جاری ہوا جس میں آٹھ نو سال کی بچیاں ایک دوسرے کے ہاتھوں اور پیروں پر انمٹ سیاہی سے نام لکھ رہی تھیں، جب ایک صحافی نے ان سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا جارہا ہے؟ تو ایک دس سالہ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا "تاکہ بمباری کے بعد ملبے سے بازیاب ہونے والے ہمارے جسم کے ٹکڑوں کی شناخت ہوسکے"۔ یہ منظر دیکھ کر آنکھ بھر آنی چاہیے تھی لیکن کسی اور کا کیا ذکر، خود ہماری آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نہ ٹپکا کہ ہم بھی اسی بے حس مسلم برادری کا حصہ ہیں۔

مہاراشٹر میں مراٹھا ریزرویشن پر سیاسی شعبدہ بازی

جاوید جمال الدین

مہاراشٹر میں گزشتہ کچھ عرصہ سے مراٹھا ریزرویشن پر سیاسی شعبدہ بازی جاری ہے اور اس کھیل میں سبھی شریک ہیں یا یہ کہا جائے کہ تمام کے تمام حمام میں ننگے ہیں، حال میں حکومت کی لاپروائی اور زیادہ خوداعتمادی کی وجہ سے مراٹھا ریزرویشن کی تحریک نے شدت اختیار کر لی۔ مراٹھاواڑہ اور ودربھ میں تشدد کی شکل اختیار کر لی اور ریاست میں مظاہرین نے 30 اکتوبر کو ماجلگاؤں سے این سی پی رکن اسمبلی (اجیت پوار گروپ) پرکاش سولنکے کی رہائش کو نذر آتش کردیا اور گنگا پور میں بی جے پی رکن اسمبلی پرشانت بامب کے دفتر میں توڑ پھوڑ کی گئی۔ اتنا ہی نہیں، مظاہرہ کررہے لوگوں کے ایک گروپ نے نگر پالیکا پریشد بھون کی پہلی منزل کو بھی آگ کے حوالے کردیا۔ آتشزدگی اور توڑ پھوڑ کے معاملات نے ریاست میں حالات کشیدہ کردیے ہیں۔ بیڑ ضلع اور آس پاس کے اضلاع سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ جو بھی اطلاعات یہاں سے موصول ہورہی ہیں، ان کے مطابق مرٹھا طبقہ کے لیے ریزرویشن کے مطالبہ کو کر مہاراشٹر کے جالنہ میں غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے سماجی کارکن منوج جرانگے نے حالانکہ ریاستی حکومت اور حزبِ اختلاف نے ایک اپیل کے بعد اپنی بھوک ہڑتال ختم کردی، لیکن تب تک ریاست بھر میں تشدد پھوٹ پڑا اور لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ اس معاملہ میں حکومت، انتظامیہ اور پولیس کے رویہ پر روشنی ڈالی جائے تو یہ محسوس ہوگا کہ جیسے سبھی آنکھیں بند رکھیں تھیں۔

خبر گرم ہے کہ پہلے مہاراشٹر کے حالات پر ایک نظر ڈالی جائے، چند سال قبل بمبئی ہائی کورٹ نے مراٹھا اور مسلم ریزرویشن کے معاملے میں سماعت کے دوران تبصرہ کرتے ہوئے مراٹھا فرقے کو ایک امیر ترین طبقہ قرار دیا تھا، اور مسلمانوں کو ریزرویشن کو جائز قرار دیتے ہوئے حکومت کو ہدایت دی تھی کہ تعلیم کی سطح پر خصوصی طور پر ریزرویشن دیا جائے لیکن اس کے باوجود ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جہاں تک مہاراشٹر میں مراٹھا فرقے کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ سیاسی، سماجی اور تعلیمی میدان میں ایک مضبوط قوم ہے، دراصل مراٹھا ایک مراٹھی ویدک کشتریہ ذات ہے۔ مہاراشٹری کشتریہ برادری کو مراٹھا کہا جاتا ہے، بنیادی طور پر وہ علاقائی خاندان تھے جنہوں نے مہاراشٹر پر حکمرانی کی جیسے ستواہن، وکاٹکا، چلوکیہ، راشٹرکوٹا، یادو، نکمب، سیندرک، کدمبا۔ ابھر، موریہ، شیلاہر، یہ تمام کھشتری مراٹھا ہیں، ان میں سے بہت سے 16 ویں صدی میں دکن کی سلطنتوں یا مغلوں میں خدمات انجام دیتے تھے۔ بعد میں 17 ویں اور 18 ویں صدیوں میں، انہوں نے مراٹھا سلطنت کی فوجوں میں خدمات انجام دیں، جسے شیواجی نے قائم کیا تھا، جو ایک مراٹھا تھے۔ مہاراشٹر کا یہ علاقوں میں ان کا کافی اثر رہا ہے، مہاراشٹری مورخین کے مطابق، مراٹھا ایک ویدک کشتریہ "ذات ہے، جس نے دیگر ذاتوں کے ساتھ مل کر مہاراشٹرائی معاشرہ تشکیل دیا۔ اور مزید کہتا ہے کہ مراٹھا ذات ہندوستان کی سب سے بڑی ذات ہے اور مہاراشٹر میں طاقت کے ڈھانچے پر اپنی عددی طاقت کی وجہ سے غلبہ رکھتی ہے، خاص طور پر دیہی معاشرے میں ان کا کافی اثر رہا ہے۔ وہ دیہی علاقوں میں غالب ہیں اور بنیادی طور پر زمیندار کسان ہیں۔ 2018 تک، مراٹھا ذات کے 80٪ اراکین کسان تھے۔ مراٹھوں کو 96 الگ الگ قبیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جنہیں 96 کلی مراٹھا یا شاہنا نو کلے کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مراٹھا بادشاہ چھترپتی شیواجی مہاراج نے مراٹھا سلطنت قائم کی جس میں مراٹھا اور دیگر ذاتوں کے جنگجو شامل تھے۔ یہ سلطنت 18 ویں صدی کے بیشتر حصے تک ہندوستان میں غالب رہی۔ آج بھی جائزہ لیں تو سیاسی سطح پر یہ مالدار نظر آئیں گے، ان میں قد آور سیاسی رہنماؤں کی بڑی تعداد نظر آتی ہے، ویسے تو پہلے ہی انہیں بہت سی سہولیں حاصل ہیں۔ حال میں مراٹھا لیڈر منوج جرانگے اپنی بھوک ہڑتال سے سیاسی ہلچل پیدا کردی اور ایکناتھ شندے کو بھی پارٹیوں پر مشتمل اور مشترکہ اجلاس طلب کرنا پڑا۔ اس پورے معاملے پر سابق وزیر اعلیٰ شرد پوار کی بیٹی اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے ایکناتھ شندے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور مطالبہ کیا کہ مراٹھا مہاراشٹر کے وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کو استعفیٰ دے دینا چاہیے، کیونکہ وہ حالات کو قابو میں نہیں کر پار ہے۔ "مہاراشٹر مشکل میں ہے۔ بی جے پی کی اتحادی حکومت سے مہاراشٹر سنبھل نہیں پا رہا ہے۔ مہاراشٹر حکومت کو کل جماعتی میٹنگ بلانی پڑی اور یقین دلانا پڑا کہ حکومت جلد از جلد اس پر عمل کرے گی اور اس یقین دہانی پر بھوک ہڑتال اور تشدد ختم ہوگیا، جس میں کئی بی جے پی والی ریاستوں میں ہونے والے تشدد جیسی یکسانیت نظر آتی ہے۔ ریاست میں اراکین اسمبلی بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ان کی رہائش کو مظاہرین آگ کے حوالے کررہے ہیں۔ یہ ایک قابل مذمت واقعات ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ اشوک چوہان بھی مراٹھا ہیں، منوج جرانگے پاٹل کے حامی نظر آتے ہیں۔ وہ کہتے رہے ہے کہ وقت آچکا ہے کہ گورنر کو مہاراشٹر کی حالت سے مرکزی حکومت کو مطلع کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ 1 کروڑ 72 لاکھ لوگوں کے دستاویز دیکھنے کے بعد صرف 11 ہزار 530 لوگوں کو سرٹیفکیٹ ملتا ہے۔ اس سے مراٹھا طبقہ کے مسئلہ کا حل نہیں ہوتا۔ بدقسمتی سے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے ایسے موقعہ پر بیان۔ بازی ہی کی۔ ہے سیاسی بیانات دیے، حالانکہ انھیں بغیر سیاسی بیان بازی کیے، موجودہ حالات کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ فی الحال اس درمیان کانگریس، شیوسینا یو بی ٹی اور این سی پی (شرد پوار) اتحاد یعنی مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے نمائندہ وفد نے گورنر رمیش بیس سے ملاقات کی۔ ایم وی اے نے گورنر سے مراٹھا ریزرویشن کو لے کر ہورہی تحریک پر کوئی مناسب راستہ تلاش کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس ملاقات میں کانگریس لیڈر نانا پٹولے، اشوک چوہان اور ابھجیت ونجاری سمیت کئی لیڈران موجود تھے۔ اس نمائندہ وفد نے مطالبہ کیا ہے کہ گورنر رمیش بیس صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی سے اس بارے میں بات کریں، کیونکہ مراٹھا ریزرویشن پر مہاراشٹر میں ہنگامہ، کے دوران اراکین اسمبلی کی رہائش و دفتر میں توڑ پھوڑ اور آتشزنی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے اس معاملے میں کہا ہے کہ مراٹھا طبقہ کو ریزرویشن دینے سے متعلق تشکیل کمیٹی نے اپنی رپورٹ ہمیں سونپ دی ہے، ختمی رپورٹ سونپنے کے لیے 2 مہینے کی توسیع کی گئی ہے۔ سونپی گئی پہلی رپورٹ میں ایک لاکھ سے زیادہ مراٹھوں کی شناخت جائز ثبوتوں کے ساتھ کی گئی ہے۔ انھیں ریزرویشن دینے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ ایکناتھ شندے نے مزید کہا کہ ہم کل منوج جرانگے پاٹل کے نمائندہ کے ساتھ آگے کی گفتگو کو لے کر سب کمیٹی کے اراکین سے ملاقات کریں گے۔ ہم ڈویژنل کمشنر کے ذریعہ سے منوج جرانگے پاٹل کو اس سلسلے میں پیغام بھیجیں گے۔ ویسے آئندہ سال جنوری 2024 تک جرانگے پاٹل نے مراٹھا ریزرویشن تحریک کو روک دیا ہے۔ مراٹھا ریزرویشن کے دوران اچانک ہی بڑے پیمانے پر تشدد پھوٹ پڑا، جس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے، لیکن دیکھا گیا کہ حکومت خاموش تماشائی بنی رہی۔ سوال یہ۔ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ تشدد میں اگر مسلمان۔ ملوث ہوتے تو اس میں۔ کوئی دورائے نہیں کہ انہیں پولیس تشدد کا نشانہ ہی نہیں بناتی بلکہ بلاجھجک گولیوں سے بھون بھی دیا جاتا، جیسا کہ۔ ماضی میں اکثر دیکھا گیا ہے۔

غزہ: کئی چہرے بے نقاب ہوگئے!

اعظم شہاب

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری نے مغربی ممالک کے چہرے سے انسانی حقوق کی پاسداری کا وہ نقاب نوچ کر پھینک دیا جس کے حوالے سے وہ پوری دنیا کو انسانیت کا درس دیتے نہیں تھکتے تھے۔ یوں تو پہلے سے بھی ان سے ایسی کوئی توقع نہیں تھی کہ وہ اسرائیل کی مرضی کے خلاف جائیں گے، کیونکہ سلامتی کونسل میں وہ اپنا رنگ دکھا چکے تھے، لیکن جنرل اسمبلی میں اردن کی جانب سے پیش کی جانے والی انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کی قرارداد منظور کرنے میں بھی وہ منہ کے بل گر پڑے۔ جن لوگوں کے نزدیک انسانی جانوں کو بچانے سے زیادہ یہ اہم ہوجائے کہ وہ جنہیں دہشت گرد یا ظالم تصور کررہے ہیں، قرارداد میں ان کی مذمت کی جائے، تو ان کی انسانیت نوازی کی حقیقت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جنرل اسمبلی میں 120 ممالک نے قرارداد منظور کی، 14 ممالک نے مخالفت کی، جبکہ 45 غیر حاضر رہے۔ جنہوں نے حمایت یا مخالفت میں ووٹ دیا ان کا موقف تو پوری دنیا کے سامنے کھل کر آگیا ہے، لیکن جو غیر حاضر رہ کر ووٹنگ کے عمل میں حصہ ہی نہیں لیا، انہوں نے پوری دنیا کے سامنے اپنے ہاتھوں ہی اپنی رسوائی کا سامان کرلیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر حاضر رہنے والے ان ممالک کے اندر اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ وہ اعلانیہ اپنے موقف کا اظہار ہی کرسکیں۔ گویا اگر یہ جنگ بندی کی حمایت میں ووٹ دیتے تو امریکہ ناراض ہوجاتا اور اگر مخالفت میں جاتے تو ان ممالک کی ناراضگی کا خدشہ تھا جن سے ان کے کاروباری یا دیگر تعلقات ہیں۔ لہذا انہوں نے غیر حاضر رہنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ شاید ایسی ہی صورت حال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ 'باغباں بھی خوش رہے، راضی رہے صیاد بھی'۔

ایسے ہی ملکوں میں ہمارا وطن عزیز بھی شامل ہے جو اتنی بھی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ نہیں کرسکا کہ انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کی حمایت میں ووٹ ہی دے سکے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ووٹنگ سے یہ غیر حاضری ہمارے ان پردھان سیوک صاحب کی حکومت کے ذریعے ہوئی ہے جن کے ایک فون کال سے روس و یوکرین کے درمیان کی جنگ رک سکتی ہے (کم از کم ان کی پارٹی کے لوگوں کا تو یہی دعویٰ ہے)۔ یوں بھی ان کی قائدانہ لیاقت ملک کی سرحدوں سے بہت دور نکل چکی ہے، اور وہ خود کو وشو گرو قرار دے چکے ہیں۔ ایسے میں یہ سوال پیدا ہونا لازمی ہے کہ پھر کیا وجہ تھی کہ ہماری حکومت ووٹنگ کے عمل میں شریک ہوکر اپنا موقف تک واضح نہیں کرسکی؟ اگر ہم بھی جنگ بندی کی مخالفت کرنے والے ان 14 ممالک کے ساتھ شامل ہوجاتے تو بھلا کوئی ہمارا کیا بگاڑ سکتا تھا؟ یوں بھی مخالفت کرنے والے بیشتر ممالک ہمارے جی 20 کے ساتھی ہی ہیں۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ ہمارے پردھان سیوک ہی تھے جنہوں نے 7 اکتوبر کو غزہ-اسرائیل جنگ شروع ہوتے ہی اسرائیل کی حمایت میں اوندھے منھ گر گئے تھے۔ اس وقت انہوں نے وزارت خارجہ کے موقف کا بھی انتظار نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ رہی کہ ان کے ذریعے اسرائیل کی حمایت کی جم کر تنقید ہوئی تھی اور سوشل میڈیا پر آنجہانی اٹل بہاری واجپئی کی فلسطین و اسرائیل سے متعلق پارلیمنٹ تقریر خوب وائرل ہوئی تھی۔ لیکن پردھان سیوک صاحب کے ذریعے اسرائیل کی حمایت سے کم از کم یہ تو ضرور ہوا تھا کہ غزہ و اسرائیل سے متعلق ہماری حکومت کا موقف کھل کر دنیا کے سامنے آگیا تھا۔ بھلے ہی اس موقف کی بنیاد مسلم مخالفت رہی ہو اور اس کا مقصد پولرائزیشن کی سیاست رہا ہو۔

فلسطین کی حمایت کا وزارتِ خارجہ کا موقف سامنے آنے کے بعد جب ہندوستان کی جانب سے غزہ کے لوگوں کے لیے امداد روانہ کی گئی تو یہ سمجھا جانے لگا کہ ہمارا ملک بھی غزہ و اسرائیل کے درمیان جنگ بندی چاہتا ہے۔ لیکن جنگ بندی کی ووٹنگ سے غیر حاضر ہوکر ہندوستان نے یہ بتادیا کہ وہ نہ تو امریکہ کے خلاف جاسکتا ہے اور نہ ہی کھل کر اس کی حمایت ہی کرسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بڑی مشکلوں سے پردھان سیوک اب کی بار ٹرمپ سرکار کے اثر سے باہر آئے ہیں اور پھر ایسے میں اگر وہ امریکہ خلاف جا کر جنگ بندی کے حق میں ووٹ دیتے تو بائیڈن ایک بار پھر ناراض ہوجاتے۔ اس کے برخلاف اگر جنگ بندی کی مخالفت کرتے تو 120 ممالک بشمول عرب ممالک کے ناراض ہوجانے کا خدشہ تھا۔ یوں بھی قطر نے ہندوستان کے 8 سابق بحریہ کے لوگوں کو سزائے موت سنا کر وشو گرو صاحب کے عالمی قائدانہ حیثیت کی مٹی پلید کردی ہے۔

فوڈ ٹیررزم اور عدم برداشت

گجراتیوں کی تاناشاہی کے خلاف بڑھ رہا ممبئی والوں کا غصہ

سجاتا آنندن

جب وہ بیرون ممالک جاسکتے ہیں، امریکہ میں موٹل کھول سکتے ہیں، گائے کا گوشت بنانے والے ریستوراں میں جاسکتے ہیں یا گائے کا گوشت کھانے والے غیر ملکیوں سے شادی کرسکتے ہیں تو بھلا وہ اپنے ہی ملک میں پکائے جارہے مچھلی یا گوشت کی بو کو کیوں برداشت نہیں کرپاتے؟ حال ہی میں ایک مراٹھی نے سوشل میڈیا پر کچھ اسی طرح اپنے غصے کا اظہار کیا۔ وہ ممبئی میں رہنے والے گجراتیوں کا تذکرہ کررہے تھے جن کی 'فوڈ انٹولرنس' یعنی کھانے سے متعلق عدم برداشت دو طبقات کے درمیان ایک نئی کشیدگی پیدا کررہی ہے۔ کچھ سال قبل کی بات ہے۔ شمالی ممبئی کے متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے مراٹھی اکثریتی علاقہ کاندیولی واقع ایک ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایک اتوار لوگوں کی نیند صبح صبح تیز ہنگامے سے ٹوٹی۔ دو طبقات کے درمیان زبردست تنازعہ چل رہا تھا۔ سوسائٹی میں مراٹھیوں اور گجراتیوں کی آبادی تقریباً برابر تھی۔ گجراتیوں میں ہندو بھی تھے اور جین بھی۔ گجراتی اس دن علی الصبح اٹھ کر 'برمھ پوجا' کررہے تھے۔ اسی وقت ایک مراٹھی کنبہ بھی دوپہر میں آنے والے مہمانوں کے لیے کھانا بنانے میں مصروف تھا۔ مینیو میں مچھلی اور بکرے کا گوشت دونوں شامل تھا۔ کوکنی مراٹھیوں کا پسندیدہ پکوان مچھلی ہے، جبکہ ریاست کے اندرونی حصوں میں رہنے والوں کا پسندیدہ پکوان مٹن (بکرے کا گوشت) ہے۔

جیسے ہی پریشر ککر میں بھاپ بننے لگا، مٹن اور مچھلی کی مہک آس پاس پھیل گئی۔ یہ ان کے گجراتی پڑوسیوں کو ناگوار گزرا اور ان لوگوں نے مراٹھی پڑوسی کے دروازے کو پیٹتے ہوئے انھیں 'نان ویج' کھانا پکانے سے منع کیا۔ انھوں نے ناراضگی ظاہر کی کہ گوشت کی بو ان کے پوجا والی جگہ تک پہنچ رہی ہے۔ گجراتی ذاتی طور پر پوجا کا انعقاد کررہے تھے اور وہ کوئی سوسائٹی کا اجتماعی پروگرام نہیں تھا۔ اس لیے مراٹھی جوڑے نے گجراتیوں سے کہا کہ وہ مکمل احتیاط کررہے ہیں کہ اس کی وجہ سے سوسائٹی میں کوئی گندگی نہ پھیلے اور انھیں اپنے گھروں میں جو بھی چاہیں پکانے اور کھانے کا حق ہے۔ ہونا تو ایسا ہی چاہیے تھا، لیکن گجراتی بضد رہے۔ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ اسی درمیان شور شرابے سے جاگے ایک شخص نے پولیس کو خبر دے دی۔ پولیس سوسائٹی میں پہنچی۔ جھگڑا کررہے لوگوں کو حراست میں لیا، لیکن انھوں نے بھی اعتراف کیا کہ ہر کسی کو اپنا پسندیدہ کھانا بنانے کا حق ہے اور کوئی بھی اس سلسلے میں پڑوسیوں پر اپنی شرطیں نہیں تھوپ سکتا۔ انھوں نے گجراتیوں کو مشورہ دیا کہ اگر انھیں کوئی اعتراض ہے تو وہ سوسائٹی چھوڑ کر چلے جائیں۔ ساتھ ہی پولیس نے مراٹھی کنبوں کو اس تنبیہ کے ساتھ جانے دیا کہ وہ عوامی مقامات پر گوشت یا مچھلی کے باقیات و فضلات نہیں پھیلائیں گے۔

کچھ ماہ بعد ایک اور شہر میں ایسا ہی واقع پیش آیا۔ وہاں گجراتی اتنی آسانی سے پیچھے نہیں ہٹے۔ انھوں نے مراٹھی لوگوں کے دروازے پر کچرا پھینکنا شروع کردیا۔ یہاں تک کہ کتے کی غلاظت، گائے کا گوبر بھی دروازے پر ڈال دیا۔ سوسائٹی نے کنبہ کا پوری طرح سے بائیکاٹ کردیا اور اس بار مراٹھیوں کو بلڈنگ سے باہر کردیا گیا۔ اس طرح کا فوڈ ٹیررزم 1980 کی دہائی کے آخر میں تب شروع ہوا جب سابق وزیر اعظم مورار جی دیسائی نے اپنی عمارت کے گراؤنڈ فلور پر ایک نان ویج ریسٹورینٹ کو بند کرنے کے لیے مجبور کردیا کیونکہ اس کی بو سے ان کا جینا حرام ہوگیا تھا۔ ان کی حیثیت کو دیکھتے ہوئے انھیں اُس وقت کی حکومت اور افسران سے حمایت ملی جس کی وجہ سے اس ریستوراں کو بند کردیا گیا۔ حالانکہ اس طرح کا کوئی قانون نہیں تھا جس کے تحت اس ریستوراں کو بند کرایا جاتا۔ بہرحال، دیکھتے دیکھتے یہی چلن بن گیا۔ خاص طور سے کچھ سال بعد آئے بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے مدنظر جس نے گجراتی سوسائٹی کو اپنی حساسیت کا حوالہ دیتے ہوئے غیر گجراتیوں کو بلڈنگ میں گھر نہیں دینے کی اجازت دے دی تھی۔ گزشتہ سال تین جین ٹرسٹوں اور ایک شخص نے بامبے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر گوشت کے اشتہارات پر اس بنیاد پر روک لگانے کا مطالبہ کیا کہ بچوں سمیت ان کے کنبوں کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں ایسے اشتہارات دیکھنے کے لیے مجبور کیا گیا تھا۔ ان کی مفاد عامہ عرضی میں کہا گیا کہ ایسے اشتہارات ان کی زندگی گزارنے، امن اور پرائیویسی کے ساتھ جینے کے حق کی خلاف ورزی ہیں۔ حالانکہ اس بار بامبے ہائی کورٹ میں انھیں مایوس ہونا پڑا۔ اس سے قبل گوشت کی دکان پر روک لگانے کا فیصلہ سنانے والے ہائی کورٹ نے سوال کیا کہ آپ دوسروں کے بنیادی حقوق پر حملہ کیوں کررہے ہیں؟ اس معاملے میں ہائی کورٹ نے کہا کہ سبزی خور یا گوشت خور ہونا ذاتی پسند ہے اور کسی بھی گوشت کی دکان کو کسی کے لیے بند کرنے کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ ہائی کورٹ نے مذہبی ٹرسٹوں سے کہا کہ ملک میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جس کی بنیاد پر گوشت کے اشتہارات پر روک لگائی جاسکے۔ لہٰذا ان ٹرسٹوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

ممبئی میں 48 فیصد لوگ وسطی یا ذیلی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور 30 فیصد گجراتی ہندو و جین کچھ زیادہ ہی خوشحال ہیں جس وجہ سے انھوں نے تناسب میں کہیں زیادہ رہائش خرید لیے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقامی مراٹھی لوگ ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں اقلیتی بن گئے اور گجراتی غیر اعلانیہ روک لگانے کی حالت میں آگئے۔ حال ہی میں ایک باپ- بیٹے نے ایک مراٹھی خاتون کے ساتھ برا سلوک کیا جو کرایہ کے لیے فلیٹ کی تلاش میں ان کی سوسائٹی میں گئی تھی۔ اس واقعہ نے ایک بار پھر 'فوڈ انٹولرنس' کے ایشو کو زندہ کردیا۔ بی جے پی لیڈر اور مہاراشٹر کی سابق وزیر پنکجا منڈے نے دعویٰ کیا کہ سرکاری رہائش چھوڑنے کے بعد جب انھوں نے ذاتی رہائش لینے کی کوشش کی تو انھیں بھی تین چار بار منع کردیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ مہاراشٹر کے باشندے ممبئی کو پھر سے اپنے اثر میں لینے کے لیے منظم ہوگئے ہیں۔ مہاراشٹر کے سابق وزیر این سی پی کے جتیندر اوہاڑ نے بتایا کہ کولی (ماہی گیر)، ایگری (جنھوں نے انگریزوں کے لیے ممبئی کی تعمیر کی) اور پٹھارے پربھو (جنھوں نے شہر کو ثقافتی بنیاد عطا کی) ممبئی کے حقیقی باشندے ہیں۔ سمندر سے گھرے ممبئی میں مچھلی اور چاول مہاراشٹر کے لوگوں کا اہم پکوان رہا ہے اور انھیں ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ بہت بعد میں وہاں آکر بسنے والے گجراتی مہاجرین کی طرف سے تھوپے جارہے 'کھانے کی تفریق' کی وجہ سے اپنی غذا چھوڑ دیں۔ ایک سوسائٹی میں تنہا رہنے والے اور اپنے واپنے دوستوں کے لیے نان ویج پکانے والے ایک مراٹھی لڑکے نے بتایا کہ سوسائٹی کا سکریٹری یہ دیکھنے کے لیے ہر دن اس کے کوڑے دان کو کھنگالتا رہتا ہے کہ گزشتہ شب اس نے نان ویج پکایا تھا یا نہیں۔

اس پورے معاملے میں مہاراشٹر نونرمان سینا اب اپنے مخصوص انداز میں میدان میں کود پڑی ہے اور اس نے باپ- بیٹے کو معافی مانگنے پر مجبور کردیا ہے۔ یہ راج ٹھاکرے کی پارٹی ہے جو کبھی بال ٹھاکرے کی قیادت میں حقیقی شیوسینا کا حصہ تھی اور طویل مدت تک 'مراٹھی مانس' کے ایشو پر فعال رہی تھی۔ موجودہ حالات کے لیے جب مہاراشٹر کے باشندے خود کو اپنی ہی ریاست میں حاشیے پر دیکھ رہے ہیں تو اس کے لیے انھیں بھی قصوروار ٹھہرایا جارہا ہے۔ مراٹھی تجزیہ نگاروں کے ایک طبقہ کا ماننا ہے کہ بی جے پی کے ساتھ بال ٹھاکرے کے اتحاد نے مراٹھی شناخت کو ہندوتوا میں مشترک کردیا جس سے مراٹھی شناخت حاشیے پر چلی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ 2014 میں نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد اس میں مزید تیزی آئی۔ انھوں نے دلیل دی کہ راج ٹھاکرے کے بزنس پارٹنرز بھی بیشتر گجراتی ہیں جس سے ان کے لیے مراٹھی مفادات کے لیے لڑنا مشکل ہوگیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ملنڈ ہاؤسنگ واقعہ کے اگلے دن ایک مراٹھی لڑکے کی اس لیے پٹائی کی گئی کہ شمالی شہر کی ایک ہاؤسنگ سوسائٹی میں داخل ہوتے وقت اس نے وہاں رہنے والوں کی خواہش کے مطابق 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے سے انکار کردیا تھا۔ نوجوان مراٹھا سوشل میڈیا پر 'شیٹھ جی اور بھٹ جی' (تاجروں، پجاریوں، برہمنوں اور گجراتیوں) کے خلاف بھڑاس نکال رہے ہیں، اور انھیں ممبئی و مہاراشٹر سے باہر نکالنے کی اپیل کررہے ہیں۔ یہاں تک کہ کوآپریٹو قانون ماہرین بھی اس میں شامل ہوگئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر ذیلی اصول ذات، طبقہ یا کھانے کی ترجیحات کی بنیاد پر رہائش میں تفریق کی اجازت نہیں دیتے۔ اسمبلی میں ممبران کے مسلم اکثریتی انتخابی حلقہ کی نمائندگی کرنے والے اوہاڑ نے چٹکی لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "جب مسلمانوں کو اسی بنیاد پر سوسائٹیوں میں رہنے نہیں دیا جاتا تھا تو ہم خاموش تھے۔ اب جب ہم خود اسی حالت کا سامنا کررہے ہیں تو ہم ان کی تکلیف کو محسوس کرسکتے ہیں۔ ہم اس طرح کی تفریق کو نہیں بڑھنے دیں گے۔"

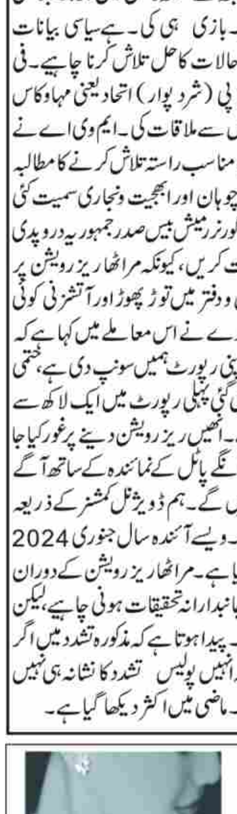

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

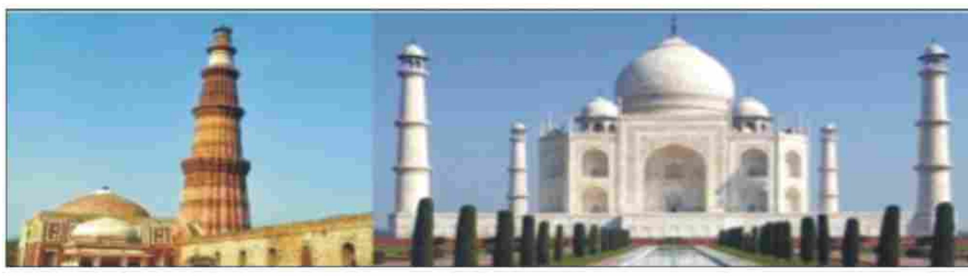

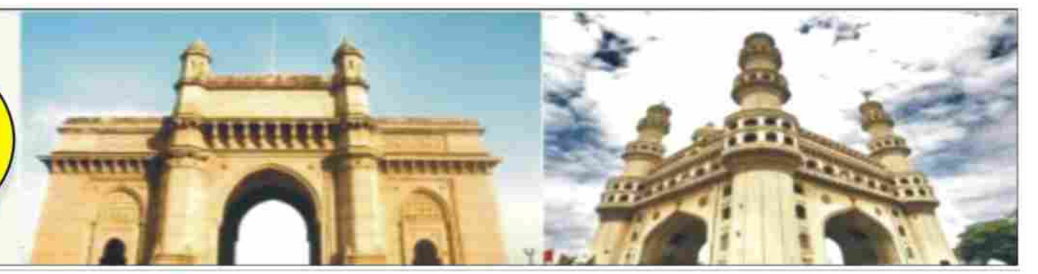

حماس-اسرائیل جنگ کے 30 دن مکمل، اب تک 11000 افراد جاں بحق، کیا ہیں تازہ حالات؟ پڑھیں یہ رپورٹ

اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ شروع ہوئے 30 دن مکمل ہو گئے ہیں۔ جنگ کے دوران اب تک تنہا غزہ میں 9488 فلسطینی مارے جا چکے ہیں۔ ان میں تقریباً 4 ہزار بچے اور 5.2 ہزار خواتین شامل ہیں۔ غزہ میں زخمیوں کی تعداد 24158 ہے۔ ویسٹ بینک میں اب تک 152 فلسطینیوں کی جان جا چکی ہے۔ یہاں زخمیوں کی تعداد 2100 بتائی گئی ہے۔ دوسری طرف اسرائیل میں اب تک 1405 لوگ مارے جا چکے ہیں، جبکہ 5600 افراد زخمی ہیں۔ مجموعی طور پر اب تک جنگ میں 11000 لوگ اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ اس درمیان اقوام متحدہ کے ذریعہ کی جا رہی جنگ بندی کی کوششیں اب تک ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ حالانکہ جنگ بندی کی کوششیں اب بھی جاری ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی شدید بمباری جاری ہے۔ ایک طرف اسرائیلی جنگی طیارے غزہ میں بم برسا رہے ہیں تو دوسری طرف غزہ میں زمین پر اسرائیلی فورس اور حماس کے درمیان شدید جنگ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ پناہ گزیں کیمپوں پر بھی اسرائیلی جنگی طیاروں نے بمباری کی ہے۔ پناہ گزیں کیمپ پر ہوئے حملے میں 30 سے زیادہ افراد مارے گئے ہیں جبکہ 100 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ یہاں مہلوکین کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے کیونکہ اب بھی کئی لوگ عمارت کے ملبہ میں دبے ہوئے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق جبالیا میں پانی ٹینک پر اسرائیلی جنگی طیاروں نے بمباری کی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ پانی فراہمی کا ایک اہم ذریعہ تھا، جو جبالیا کے لوگوں کو تقریباً 60 فیصد پانی فراہم کرتا تھا۔ اب یہ ٹینک بمباری میں تباہ ہو گیا ہے۔ پانی کا ٹینک تباہ ہونے کے بعد اس علاقے میں فلسطینیوں کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس علاقے کو چھوڑنے کے علاوہ یہاں کے لوگوں کے پاس دوسرا کوئی متبادل نہیں ہے۔ بہرحال، غزہ میں دن بہ دن حالات خوفناک ہوتے جا رہے ہیں۔ جو لوگ غزہ میں رکے ہوئے ہیں وہ بمباری میں ہلاک ہو رہے ہیں۔ جو لوگ علاقہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں، انھیں پناہ نہیں مل رہی ہے۔ عالم یہ ہے کہ یو این آر ڈبلیو اے پناہ گاہوں میں 530000 سے زیادہ فلسطینی پناہ مانگ رہے ہیں۔ ان لوگوں کو یہاں کھانا تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے اپڈیٹ میں کہا گیا ہے کہ بھیڑ بھاڑ کی حالت سنگین ہے۔ یہ صحت و سیکورٹی جوکھم پیدا کر رہی ہے۔ یو این آر ڈبلیو اے پناہ گاہوں میں سانس سے جڑی بیماری، دست اور چکن پاکس کے کئی معاملوں کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس سے فکر میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک ساتھ لاکھوں لوگوں کا جمع ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق لوگ اب یو این آر ڈبلیو اے پناہ گاہوں کے پاس سڑکوں پر بھی سو رہے ہیں۔ دوسری طرف تل ابیب میں لگاتار احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ اسرائیلی سڑک پر اتر کر مظاہرہ کر رہے ہیں اور حکومت سے حماس کے قبضے سے اپنے یرغمال رشتہ داروں کو چھڑانے کا مطالبہ کر رہے ہیں، ساتھ ہی جنگ بندی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

کیا اسرائیلی فوج غزہ میں بچھائے جال میں پھنسنے والی ہے؟

غزہ:5۔نومبر اسرائیلی افواج نے غزہ کی پٹی میں تقریباً ایک کلومیٹر تک اندر گھسنے کے ساتھ گزشتہ چند دنوں کے دوران غزہ شہر کو کئی اطراف سے گھیرے میں لے کر پٹی کے شمال کو جنوب سے الگ کر دیا ہے۔ اسرائیلی حکام نے امریکی سی این این نیٹ ورک کو بتایا کہ انھوں نے گنجان آباد شمالی غزہ کو چمٹے [پنسر] سے پکڑ لیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اسرائیلی فوجی حماس کے جنگجوؤں کے ساتھ شمال اور جنوب میں سینکڑوں میٹر تک لڑ رہے ہیں۔ لیکن اسرائیلی فورسز کو مسلسل زیر زمین سرنگوں سے گھات لگانے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ 'سی این این' کے مطابق غزہ میں زمینی لڑائی میں اب تک 29 فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ نے ایک پریس کانفرنس میں "غزہ کے اندر شدید لڑائی" کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ملک کی افواج براہ راست تصادم اور سڑکوں پر ہونے والی جنگ کے دوران آبادی والے علاقوں میں داخل ہو گئی ہیں"۔ تاہم بہت سے سکیورٹی ذرائع نے زور دے کر کہا کہ غزہ میں اسرائیلی زمینی افواج کے لیے تفریح کا موقع ثابت نہیں ہوگی۔ حماس کی طرف سے برسوں کے دوران تعمیر کردہ سیکڑوں کلومیٹر طویل سرنگوں کے نیٹ ورک کی موجودگی اسرائیلی فوج کے لیے اصل چیلنج ہے کیونکہ ان میں سے بعض سرنگیں 80 میٹر گہرائی تک پہنچ جاتی ہیں۔ حال ہی میں غزہ میں اسرائیلی قیدی یوچیوڈ لیفشیز نے کہا تھا کہ یہ سرنگیں "مکڑی کے جالے" ہیں۔ رائیٹرز کے مطابق ایک سکیورٹی ماہر نے انہیں "ویت کانگ کی سرنگوں سے دس گنا بڑی" یا نیشنل فرنٹ فار دی لبریشن آف ساؤتھ ویتنام کی سرنگوں کی طرح خطرناک قرار دیا"۔ مغرب اور مشرق وسطیٰ کے باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ حماس کے پاس مختلف قسم کی سرنگیں ہیں جو ساحلی غزہ کی پٹی کے نیچے پھیلی ہوئی ہیں۔ 360 مربع کلومیٹر غزہ کی سرحدوں کے نیچے سرنگیں حملے، اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کے لیے سرنگیں بھی شامل ہیں۔ ایک امریکی اہلکار نے کہا کہ امریکا کو یقین ہے کہ اسرائیلی اسپیشل فورسز کو ایک بے مثال چیلنج کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ انہیں زیر زمین یرغمالیوں کو مارنے سے گریز کی کوشش کرتے ہوئے حماس کے ساتھ لڑائی میں حصہ لینا پڑے گا۔ اگرچہ اسرائیل نے سرنگوں کا پتہ لگانے کے ذرائع پر بہت زیادہ پیسہ خرچ کیا ہے۔ ان میں سینسرز سے لیس زیر زمین رکاوٹ بھی شامل ہے جسے اس نے "آئرن وال" کا نام دیا ہے، لیکن حماس کے بارے میں اب بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس سرنگوں کا ایک مربوط نظام ہے جو اسے باہر کی دنیا سے رابطے میں مدد فراہم کرتا ہے"۔ حماس کے ایک سینیئر رہنما یحییٰ سنوار جنہیں اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ نے قتل کی دھمکی دی ہے نے 2021ء میں لڑائی کے دوران دعویٰ کیا تھا کہ حماس کی 100 کلومیٹر طویل سرنگیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہمارے پاس غزہ میں جو سرنگیں ہیں جن کی لمبائی 500 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ اگر ان کی کہانی سچ ہے تو ان سرنگوں کا صرف بیس فی صد تباہ ہوا ہے۔ السنوار جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتے شروع ہونے والی اسرائیلی زمینی دراندازی سے قبل سرنگوں میں پناہ لی تھی، کے دعووں کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ لیکن اندازہ لگایا گیا ہے کہ سینکڑوں کلومیٹر تک پھیلی ہوئی سرنگوں کو بہت سے سکیورٹی تجزیہ کاروں نے بڑے پیمانے پر درست قرار دیا ہے حالانکہ محصور ساحلی پٹی کی لمبائی 40 کلومیٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ دوسری طرف حماس کا خیال ہے کہ اسرائیل کی فوجی دفاعی اور عسکری برتری کے باوجود یہ سرنگیں دشمن فوج کو سرنگوں میں جانے اور وہاں پر انہیں گھیر کر نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتی ہیں۔ کیونکہ ان سرنگوں کے اندر راستوں اور مقامات کا علم صرف حماس کے جنگجوؤں کو ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیلی سکیورٹی ذرائع نے اس سے قبل اس بات کی تصدیق کی تھی کہ شدید اسرائیلی فضائی حملوں میں سرنگ کے بنیادی ڈھانچے کو معمولی نقصان پہنچا ہے۔ اسرائیلی فوج کے ایک سابق کمانڈر امیر عویوی نے کہا کہ "کئی دنوں کے ہمارے شدید حملے کے باوجود حماس کی قیادت بڑی حد تک مربوط ہے اور کمانڈ اور کنٹرول کی ہدایت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور وہ جوابی حملے کرنے کی کوشش کرنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے"۔ بعض ذرائع نے سرنگوں کی گہرائی 80 میٹر تک بتائی ہے۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام
پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی کے اعزاز میں استقبالیہ

نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اردو کے ممتاز ادیب و نقاد اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی کے اعزاز میں استقبالیہ جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت سابق نائب صدر جمہوریۂ ہند عزت مآب جناب حامد انصاری نے فرمائی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا کہ پروفیسر قدوائی کا خاندانی پس منظر بہت اعلیٰ ہے آپ کے خانوادے نے جدوجہد آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں۔ ان کے خانوادے میں دانشوری کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ پروفیسر قدوائی نے اس روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے ان کسی سے امید رکھی اور نہ انعام و اکرام کے لیے کوشش کی۔ جو آپ ہی آپ ملا اس پر قانع ہی نہیں ہوئے بلکہ حیرت کا اظہار بھی کیا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ پروفیسر قدوائی جتنے بڑے ادیب ہیں اس سے بڑے انسان ہیں۔ ہم سب کی خواہش تھی کہ ان کے لیے استقبالیہ کا اہتمام ہو لیکن وہ ہمیشہ اس سے بچنے کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتے تھے۔ مجھے ذاتی طور پر بہت خوشی ہے کہ ان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے صدر پروفیسر احمد محفوظ نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ مجھے صدیق الرحمٰن قدوائی صاحب کی شاگردی نصیب ہوئی۔ دوران تعلیم میں نے

تصویر میں دائیں سے: عزت مآب جناب حامد انصاری، ڈاکٹر ادریس احمد، پروفیسر عتیق اللہ، پروفیسر ہربنس مکھیا، جسٹس جناب بدر دریز احمد، پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی، جناب سید شاہد مہدی، پروفیسر احمد محفوظ، پروفیسر سرور الہدیٰ

کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا اور ان کی شایان شان کتاب شائع کی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق وائس چانسلر جناب سید شاہد مہدی نے اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ اپنے خطاب میں انھوں نے کہا کہ پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے ادب کو دیکھنے کا جو زاویہ اختیار کیا اس کو کاپی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا اسلوب نہایت منفرد و شفاف ہے۔ انھوں نے ہر زاویے اور نظریے کو اپنی شرطوں پر دیکھا اور قبول یا رد کیا ہے۔ پروفیسر ہربنس مکھیا نے اس جلسے میں بطور مہمان اعزازی شرکت فرمائی۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر قدوائی سے میرا پرانا تعلق ہے اور وہ ان لوگوں میں بالکل نہیں ہیں جو مصلحت کے حساب سے اپنے نظریات روز تبدیل کرتے ہیں۔ ان کی تنقید سماج اور انسانی تعلق کو واضح کرتی ہے۔ پروفیسر عتیق اللہ نے کہا کہ قدوائی صاحب کی شخصیت ایسی ہے جسے علم نے حلم کی توفیق عطا کی ہے۔ انھوں نے علم کو اسلحہ بنایا، نہ اس کی تشہیر کی، نہ تحسین و توصیف کی محسوس کر لیا تھا کہ وہ ان چند اساتذہ میں ہیں جن کا ذہن مسائل کو لے کر صاف اور کشادہ ہے۔ انیسویں صدی کی تہذیبی اور سماجی زندگی کی باریکیوں کو انھوں نے جس انداز میں جذب کیا ہے اس کی مثال دور حاضر میں ملنا بہت دشوار ہے۔ پروفیسر سرور الہدیٰ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ صدیق الرحمٰن قدوائی کی کتاب 'تاثر نہ کہ تنقید' ان کتابوں میں ہے جس نے میری ذہنی تربیت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اس کتاب میں ان کا درد یہ ہے کہ ادب کے مطالعے کا جو ایک فطری رجحان تھا وہ رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے اور ہم ادب کو پڑھنے سے قبل خود کو کسی نہ کسی نظریے کا پابند بنا دیتے ہیں۔ اس طرح فطری ردعمل سامنے نہیں آ پاتا۔ اس موقع پر عزت مآب جناب حامد انصاری کے دست مبارک سے کتاب 'پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی ادیب و دانشور' کی رسم رونمائی عمل میں آئی اور غالب انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے پروفیسر قدوائی کی خدمت میں سپاس نامہ، شال، مومنٹو اور پچاس ہزار کا چیک پیش کیا گیا۔

بی ایل ایف نے گوادر میں حملے کی ذمہ داری قبول کر لی

کوئٹہ۔ 5/ نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف، (جو کہ ایک آزادی کے حامی" مسلح گروپ ہے، نے جمعہ کے روز ایک گھات لگا کر حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے جس کے نتیجے میں چودہ پاکستانی فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ حملہ کوسٹل ہائی وے پر ضلع گوادر کی تحصیل پسنی میں بدوک کے علاقے کے قریب ہوا۔ ایک میڈیا بیان میں، بی ایل ایف کے ترجمان، میجر گہرام بلوچ نے کہا کہ ان کے عسکریت پسندوں نے دو فوجی گاڑیوں کو دھماکہ خیز مواد، راکٹوں اور گولیوں سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ہلاکتیں ہوئیں اور گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ بیان میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ گھات لگا کر حملے کے دوران فوجیوں سے اسلحہ برآمد کیا گیا۔ پاک فوج کے میڈیا ونگ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) نے تصدیق کی ہے کہ فوجیوں کو پسنی سے اورماڑہ جاتے ہوئے گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ حملے کے بعد پاک فوج نے علاقے میں بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن شروع کر دیا ہے۔ اس آپریشن میں ہیلی کاپٹر کی وسیع سرگرمی شامل ہے، جیسا کہ مقامی ذرائع نے دی بلوچستان پوسٹ کو اطلاع دی ہے۔ مبینہ طور پر فوجی آپریشن بدوک، شادی کور، زرین کور اور ان کے آس پاس کے علاقوں میں کیا جا رہا ہے۔ ہیلی کاپٹر کی سرگرمیوں میں اضافہ اور جاسوسی کی پروازیں دیکھی گئی ہیں، حالانکہ اس آپریشن سے اب تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

افغان باشندوں نے ایرانی سکیورٹی فورسز کے ساتھ ناروا سلوک کی شکایت کی

کابل۔5رنومبر۔ ایم این این۔ ایران سے واپس آنے والے نئے مہاجرین کی ایک بڑی تعداد نے ملک کی فوج کی طرف سے ناروا سلوک کی شکایت کی ہے۔ واپس آنے والوں کے مطابق، جسمانی تشدد کے علاوہ، ایرانی فوج کی زبانی بدسلوکی نے انہیں نفسیاتی طور پر مزید زخمی کر دیا ہے۔ دریں اثنا، صوبہ نمروز کے حکام نے بتایا کہ گزشتہ دو ماہ میں ایران سے واپس آنے والے 000,120 مہاجرین میں سے 90٪ کو زبردستی ملک بدر کر دیا گیا۔ ایران سے واپس آنے والے ویس الدین نے کہا،" جب انہوں نے ہمیں ملک بدر کیا تو ہم کام پر جانا چاہتے تھے، انہوں نے ہمیں کیمپ واپس بھیج دیا، جہاں نہ کھانا تھا اور نہ پانی اور وہ پناہ گزینوں کو کوس رہے تھے اور مار رہے تھے۔ ایران سے واپس آنے والے ذکر اللہ نے کہا کہ جن لوگوں کے پاسپورٹ کی میعاد ختم ہو چکی تھی انہیں بھی ملک بدر کر دیا گیا تھا۔ ایران سے واپس آنے والے فردین نے کہا،" پولیس نے ہمیں گرفتار کر لیا اور انتہائی برے رویے کے ساتھ کیمپ لے گئے، اور انہوں نے کسی کی بات نہیں سنی اور نہ ہی کسی کو کھانا کھلایا۔

فلپائن چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو سے باہر نکلے گا

منیلا۔5رنومبر۔ ایم این این۔ جغرافیائی سیاسی اثرات کے ساتھ ایک اہم پیش رفت میں، بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (BRI) کے تحت بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کا اعلان فلپائن کے محکمہ ٹرانسپورٹیشن نے مغرب اور جاپان کے حریفوں کے حق میں کیا ہے۔ فلپائن کی سینیٹ کے مطابق، اب معاشی اور سیاسی عوامل کی وجہ سے فلپائن میں چین کے تقریباً تمام اہم سرمایہ کاری کے اقدامات پر شکوک و شبہات کا شکار ہے۔ اس کی وجہ سے فلپائن اور چین کے تعلقات میں ایک نئی نچلی سطح آ گئی ہے، جو بیجنگ کے حامی روڈریگو ڈوٹیرٹے کی صدارت کے دوران چھ سال کی گرمجوشی سے ایک زبردست تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔ فلپائن میں صدر ڈوٹیرٹے کی قیادت میں چین کے سفارتی انداز کو تنقید کا سامنا کرنا پڑا کہ اسے عہد اجال "ڈپلومیسی" کہا جا رہا ہے، جس میں بحیرہ جنوبی چین میں مراعات کے بدلے خاطر خواہ سرمایہ کاری شامل ہے۔ تاہم، ایشیا ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں 24 بلین ڈالر کے وعدے کی ایک بڑی اکثریت عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہی۔ چین اور فلپائن کے سمندری جہازوں کے درمیان حالیہ تصادم کے بعد، امریکی صدر جو بائیڈن نے واضح کیا۔

اسلام دشمن طاقتوں کی سازشوں سے چوکنا ہوکر احکام شرع کے مطابق زندگی گذاریں

جمعیۃ علماء کے زیر انتظام اندھیری ممبئی میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ سے علماء کرام کا خطاب

ممبئی۔5رنومبر (پریس ریلیز) ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ ہم اپنے بنانے والے کو پہچانیں اور اس کے احسان مند ہوں۔ خالق کی عبادت کریں۔ ہم اپنے آپ کو اس کے سامنے جھکالیں اور اس کے قوانین کی پیروی کریں جو اس نے ہمیں دیئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار دارالعلوم دیوبند کے مبلغ مولانا محمد یامین قاسمی صاحب نے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام محمدی حسینی مسجد وائرلیس روڈ اندھیری ویسٹ ممبئی میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ واصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا محمد یامین قاسمی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان پروگراموں کے ذریعہ جمعیۃ علماء کی یہ کوشش ہے کہ مسلمان دین دار بن جائیں اور اسلام دشمن طاقتوں کی سازشوں سے چوکنا ہوکر احکام شرع کے مطابق زندگی گذاریں، احساس کمتری سے نکلے، لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کا معاملہ کریں، کبر و تکبر سے بچے، زبان اور آنکھ کی حفاظت کریں، اور اپنے اعمال وسکنات کے ذریعہ یہ ثابت کریں کہ وہ آفاقی پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کا حقیقی متبع اور پیروکار ہیں۔ مولانا یامین قاسمی صاحب نے اپنے تفصیلی خطاب میں فرمایا کہ اس وقت امت سیرت سے وابستگی کے لمبے چوڑے دعوے کرتی نظر آتی ہے، لیکن اسکی عملی زندگی سیرت رسول سے بہت دور ہے، سیرت سے وابستگی کا مطلب یہ کہ آپ ﷺ کو خدا کا برحق رسول تسلیم کیا جائے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو پاکیزہ تعلیمات مانا جائے، آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے طور وطریقوں کو عملی زندگی میں نافذ کیا جائے۔ اجلاس آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، مولانا وہاج اطہر قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء حلقہ اندھیری) نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ممبئی و مضافات میں ہمارے صوبائی صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت کے مطابق سیرت النبی ﷺ اور اصلاح معاشرہ کے پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔ اجلاس سے مفتی آزاد قاسمی صاحب (استاذ جامعہ معراج العلوم چیتا کیمپ) نے بھی خطاب کیا، پروگرام میں مولانا محمد قاسم صاحب جنرل سکریٹری، ودیگر اراکین ومحبین جمعیۃ بڑی تعداد میں شریک تھے۔

قائم مقام وزیر دفاع نے افغانوں کے ساتھ 'ظالمانہ' سلوک کے خلاف پاکستان کو خبردار کیا

کابل۔ 5رنومبر۔ ایم این این۔ قائم مقام وزیر دفاع، مولوی محمد یعقوب مجاہد نے افغان مہاجرین کے ساتھ پاکستان کی نگراں حکومت کے سلوک پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ افغانوں کو بے دخل کرنے کا فیصلہ یکطرفہ طور پر کیا گیا ہے اور پاکستان کو ایسے اقدامات کے نتائج پر غور کرنا چاہیے۔ ایک آڈیو کلپ میں، مجاہد نے پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ افغانوں کے ساتھ ظلم نہ کریں، ان کی ذاتی املاک اور اثاثے ضبط نہ کریں۔ وہ کسی قانون یا قاعدے سے ایسا نہیں کر سکتے۔ اس طرح کے اعمال سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی روک تھام کے لیے اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کوشش کریں گے اور کسی کو اپنے افغان بھائیوں کی ذاتی املاک پر قبضہ کرنے اور چوری کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔" انہوں نے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور دیگر اداروں پر بھی زور دیا کہ وہ پاکستان پر مہاجرین کے حوالے سے موجودہ صورتحال" کے خاتمے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے کہا" ، اگرچہ یہ مہاجرین کو ان کے ملک بھیجتا ہے ، لیکن انہیں [پناہ گزینوں] کو عزت کے ساتھ ملک بھیجا جانا چاہیے اور ان کے وطن واپس جانا چاہیے۔ یعقوب نے خبردار کیا کہ موجودہ صورتحال سے افغانستان اور پاکستان کے تعلقات کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لیے پاکستانی حکومت کو سوچنا چاہیے کہ وہ جو کچھ بھی کر رہی ہے اس کے نتائج کیا ہوں گے۔

باڈی لینگویج سے لیکر ڈکشن تک، کرن راؤ کی لافت لیڈیز کے اداکاروں نے اپنے کرداروں میں آنے کے لیے کافی تربیت حاصل کی

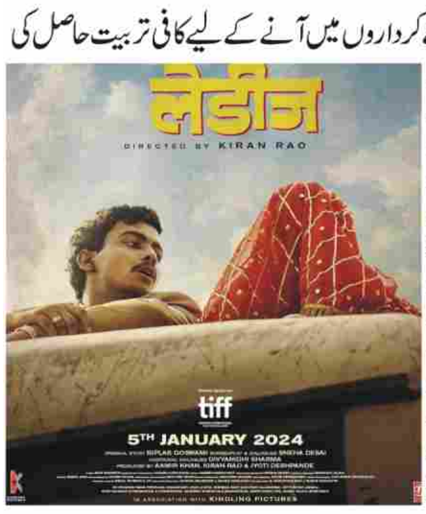

ممبئی: کرن راؤ کی مسنگ لیڈیز کے اداکاروں نے اپنے کرداروں کے لیے سخت محنت کی، بولی سے لے کر باڈی لینگویج تک سب کچھ سیکھا! کرن راؤ کی مسنگ لیڈیز ہندوستانی سنیما کی سب سے زیادہ منتظر فلموں میں سے ایک ہے۔ فلم نے اپنے حال ہی میں ریلیز ہونے والے ٹیزر سے لوگوں کو متاثر کیا ہے، جس میں فلم کی دنیا سے تفریح※ سے بھرپور کہانیوں کی جھلک بھی ملتی ہے۔ مزید یہ کہ جس چیز نے لوگوں کی توجہ حاصل کی وہ فلم کی بہترین لیڈ کاسٹ تھی۔ جی ہاں، جب سے مسنگ لیڈیز کا ٹیزر ریلیز ہوا ہے، لوگ فلم کی لیڈ کاسٹ کی تعریف کر رہے ہیں۔ فلم میں مرکزی اداکاروں پرتیبھا رانا، سپارش سریواستو اور نیتانشی گوئل کے کردار ہندوستان کے دل سے آئے ہیں۔ ایسے میں فلم کے تمام مرکزی اداکاروں نے فلم میں اپنے کرداروں کے لیے ایک سخت ورکشاپ سیشن میں شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے فلم کی تیاری کے سیشن میں حصہ لیا۔ کرن راؤ کی فلم میں کرداروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسے بولی، زبان، باڈی لینگویج اور اداکاری کی مختلف شکلوں کی تربیت دی گئی ہے۔ فلم کے تینوں اداکار بھارت کے میٹروپولیٹن شہروں سے آتے ہیں اور ٹیزر کے بعد لوگ یہ جان کر حیران رہ گئے کہ وہ فلم میں کسی گاؤں یا قصبے سے نہیں ہیں۔ یہ یقینی طور پر کرن راؤ کی فلم کے مرکزی اداکاروں کی لگن اور محنت کا نتیجہ ہے۔ ممبئی سے ہونے کے باوجود انہوں نے فلم کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ قابل ستائش ہیں کیونکہ انہوں نے فلم کی مکمل تیاری کے لیے دو ماہ کا وقت دیا۔ اداکاروں کو اپنے کرداروں میں آنے کے لیے تربیتی سیشن کی ضرورت تھی۔ اور یہ کرن راؤ کا طریقہ ہے کہ بطور فلمساز وہ اپنے ہر پروجیکٹ کو پرفیکٹ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی ہیں۔ تاہم انہوں نے ہمیشہ شائقین کو بہترین مواد دیا ہے اس لیے ان کی آنے والی فلم سے توقعات بہت زیادہ ہیں۔ جیو اسٹوڈیوز کی طرف سے پیش کردہ، 'مسنگ لیڈیز' کی ہدایت کاری کرن راؤ نے کی ہے اور اسے عامر خان اور جیوتی دیشپانڈے نے پروڈیوس کیا ہے۔ یہ فلم 5 جنوری 2024 کو ریلیز ہو رہی ہے۔ یہ فلم عامر خان پروڈکشن اور کنڈلنگ پروڈکشن کے بینر تلے بنائی گئی ہے جس کا سکرپٹ بپلاب گوسوامی کی ایوارڈ ونگ کی کہانی پر مبنی ہے۔ فلم کا اسکرین پلے اور مکالمے اسنیہا ڈیسائی نے لکھے ہیں جب کہ باقی مکالمے دیوانیدی شرمانے لکھے ہیں۔

مانو میں یوم آزاد تقاریب کا 6 نومبر سے آغاز
مولانا آزاد یادگاری خطبہ میں مرکزی مملکتی وزیر تعلیم کی شرکت

حیدرآباد، 5 نومبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یوم آزاد تقاریب کا 6 نومبر سے آغاز ہو رہا ہے۔ افتتاحی پروگرام یونیورسٹی کے ماڈل اسکول واقع فاطمہ نگر، وٹے پلی، فلک نما، حیدرآباد میں صبح 10 بجے منعقد ہوگا۔ ڈاکٹر کفیل احمد، پرنسپل کے بموجب پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر صدارت کریں گے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ جبکہ یوم آزاد یادگاری خطبہ کا یونیورسٹی کے آغا حشر کاشمیری آڈیٹوریم، ڈی ڈی ای، مانو کیمپس میں 10 نومبر کو صبح 10 بجے اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر سبھاش سرکاری، مرکزی مملکتی وزیر تعلیم، حکومت ہند مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ پروفیسر سلیل مشرا، سابق وائس چانسلر، بی آر امبیڈکر یونیورسٹی، دہلی" جدید ہندوستان کے معمار: مولانا آزاد" کے زیرعنوان یادگاری خطبہ پیش کریں گے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر صدارت کریں گے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی میں 6 تا 11 نومبر مختلف پروگرام بشمول آزاد ٹیک فیسٹ، خون کا عطیہ کیمپ، آزاد واک، فوڈ فیسٹول کے علاوہ آزاد لٹریری فیسٹول (الف) کے تحت ادبی وثقافتی پروگرام منعقد ہوں گے۔

چین میں غیر ملکی سرمایہ کاری تاریخ میں پہلی بار منفی ہوگئی

بیجنگ۔ 5۔نومبر۔ ایم این این۔ سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی پر امریکہ کے ساتھ تناؤ اور جاسوسی مخالف سرگرمیوں میں اضافے کے خدشات کے باعث چین میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا اخراج پہلی بار آمد سے تجاوز کر گیا ہے۔ اس تبدیلی کی عکاسی جولائی تا ستمبر سہ ماہی کے لیے ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار میں ہوئی جو جمعہ کو اسٹیٹ ایڈمنسٹریشن آف فارن ایکسچینج کے ذریعے جاری کی گئی۔ چین میں ایف ڈی آئی، فیکٹری کی تعمیر اور دیگر مقاصد کے لیے نئی سرمایہ کاری سے زیادہ انخلا اور کمی کے ساتھ مائنس 8.11 بلین ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس نے 1998 کے اعداد و شمار میں پہلی منفی اعداد و شمار کو نشان زد کیا۔ غیر ملکی سرمایہ کاری 2022 کی اپریل-جون سہ ماہی میں تیزی سے گرنے کے بعد سست رہی، جب چینی معیشت شنگھائی میں صفر-کووڈ لاک ڈاؤن سے بدحالی کا شکار تھی۔ ستمبر میں چین میں جاپانی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے رکن کمپنیوں کے سروے میں، تقریباً نصف جواب دہندگان نے کہا کہ وہ 2023 میں چین میں بالکل بھی سرمایہ کاری نہیں کریں گے یا 2022 سے کم سرمایہ کاری نہیں کریں گے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کی ایک وجہ امریکہ کے ساتھ بڑھتا ہوا تناؤ ہے۔ عوامی جمہوریہ چین میں امریکن چیمبر آف کامرس کی طرف سے گزشتہ موسم خزاں میں کیے گئے ایک سروے میں، 66٪ ممبر جواب دہندگان نے چین میں بڑھتے ہوئے دو طرفہ تناؤ کو ایک کاروباری چیلنج قرار دیا۔ اگست میں، امریکہ نے چین میں چپ اور مصنوعی ذہانت کی سرمایہ کاری پر سخت پابندیوں کا اعلان کیا۔ نومبر میں صدور جو بائیڈن اور شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی سربراہی ملاقات سے قبل واشنگٹن بیجنگ کے ساتھ ہم آہنگی کر رہا ہے، لیکن امریکہ اقتصادی سلامتی کے نام پر ٹیکنالوجی کی پابندیوں کے لیے پرعزم ہے۔ امریکی ریسرچ فرم روڈیم گروپ کے مطابق، منزل کے لحاظ سے سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو دیکھتے ہوئے، چین کا حصہ پہلے ہی 2018 میں 48 فیصد سے کم ہوکر 2022 میں 1 فیصد رہ گیا ہے۔ اس کے برعکس، امریکی شیئر صفر سے بڑھ کر 37 فیصد تک پہنچ گیا۔ ہندوستان، سنگاپور اور ملائیشیا کا مشترکہ حصہ 10٪ سے بڑھ کر 38٪ ہو گیا۔ نظر ثانی شدہ چینی انسداد جاسوسی قانون، جو جولائی میں نافذ ہوا اور جاسوسی سمجھے جانے والے دائرہ کار کو وسیع کرتا ہے، نے بھی کمپنیوں کو بے چین کر دیا ہے۔ این ایل آئی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ایک سینئر محقق یوسوکے میورا نے کہا،" چین کے قوانین اور ضوابط میں شفافیت کا فقدان ہے، ایک ایسا عنصر جو ملک میں کاروبار کے تسلسل کے بارے میں خدشات کو بڑھاتا ہے۔ چونکہ چینی کمپنیاں اپنی مسابقت کو بہتر بنا رہی ہیں، کچھ غیر ملکی کمپنیاں چھوڑنے کا انتخاب کر رہی ہیں۔ متسوبشی موٹرز، جو الیکٹرک گاڑیوں کی طرف جانے میں دیر کر چکی تھی، نے اکتوبر میں اعلان کیا کہ وہ چین میں پیداوار سے دستبردار ہو جائے گی۔ غیر ملکی سرمائے کی پرواز کے جواب میں، چین بیرونی دنیا کے لیے مزید پالیسیاں شروع کر رہا ہے، جس میں مینوفیکچرنگ سیکٹر میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے ضوابط میں نرمی شامل ہے۔

عالمی ٹیک ٹائٹنز نے چین پر ہندوستان کو ترجیح دی

نیویارک۔ 5رنومبر۔ ایم این این۔ حال ہی میں، ہندوستان اپنے ڈومین میں گوگل کے Pixel 8 مینوفیکچرنگ کے داخلے کی بدولت عالمی ٹیک مینوفیکچرنگ کے شعبے میں سرخیاں بنا رہا ہے۔ یہ خبر ایک اہم سنگ میل کے طور پر سامنے آئی، جو کہ جدید ترین موبائل ٹیکنالوجی کے لیے ایک اعلیٰ معیار کی مینوفیکچرنگ کا مرکز بننے کی جانب جنوبی ایشیائی ملک کی تیز رفتاری کی نشاندہی کرتی ہے۔ گوگل کا یہ اقدام ایپل اور سام سنگ جیسے عالمی ٹیک کمپنیز کے وسیع تر رجحان کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جو ہندوستان میں اپنے مینوفیکچرنگ اڈوں کو بڑھا رہے ہیں، جس سے عالمی سپلائی چین میں ملک کی پوزیشن مزید مستحکم ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر، ایپل کچھ عرصے سے ہندوستان میں آئی فونز کو اسمبل کر رہا ہے، اور لوکلائزیشن کی یہ حکمت عملی ایک جیت کی صورت حال ثابت ہوئی ہے۔ یہ نہ صرف ایپل کو مقامی طلب کو مؤثر طریقے سے پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے، بلکہ یہ درآمدی محصولات کے اثرات کو بھی کم کرتا ہے۔ اسی طرح، سام سنگ نے ہندوستان میں دنیا کی سب سے بڑی موبائل فون مینوفیکچرنگ سہولت قائم کی ہے، جو عالمی ٹیک جنات کی پیداواری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ملک کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ الفابیٹ انک کے گوگل کا ہندوستان میں اپنے فلیگ شپ Pixel 8 اسمارٹ فون کی تیاری کا فیصلہ مینوفیکچرنگ کی منزل کے طور پر ملک کی بڑھتی ہوئی اپیل کا ثبوت ہے۔ کمپنی نے اپنے بیان میں، پکسل اسمارٹ فونز کے لیے ہندوستان کو ایک ترجیحی مارکیٹ کے طور پر اجاگر کیا اور اپنی ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر کی بہترین صلاحیتوں کو ہندوستانی عوام تک پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا۔ گوگل کا یہ اقدام کوئی الگ تھلگ نہیں ہے۔ یہ عالمی سپلائی چین ڈائنامکس میں ایک وسیع تر تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے، خاص طور پر چین سے ہندوستان تک۔ سپلائی چین کی حرکیات میں تبدیلی واضح ہے۔ ایک رپورٹ میں 2021 اور 2022 کے درمیان ہندوستان میں امریکی اور یورپی گرین فیلڈ سرمایہ کاری میں 400 فیصد اضافے کا انکشاف ہوا ہے، جبکہ اسی مدت کے دوران چین میں سرمایہ کاری میں نمایاں کمی آئی ہے۔ چین کی متنازعہ بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو جیسی پالیسیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کی وجہ سے متنوع سپلائی چینز کی تلاش کے درمیان ہندوستان نے خود کو سورسنگ کے لیے ایک پرکشش متبادل کے طور پر پوزیشن میں لے کر اقتصادی لہر واضح طور پر بدل رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس تبدیلی کی وجہ سے چینی معیشت کو 2030 تک 3 ٹریلین ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اگرچہ درست اعداد و شمار آسانی سے قابل تصدیق نہیں تھے، ورلڈ اکنامک فورم نوٹ کرتا ہے کہ اس تبدیلی کے درمیان، چین کے امکانات متاثر ہو رہے ہیں، چیف اکنامسٹ نے پیش گوئی کی ہے کہ قدرتی نقصان کی وجہ سے چین کی کل گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے دو تہائی حصے میں ممکنہ خلل پڑ سکتا ہے۔ 2030 تک۔ چین کے لیے یہ معاشی پریشانی ایک قابل اعتماد اور اقتصادی طور پر قابل عمل مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر ہندوستان کی طرف سازگار تبدیلی کو بڑھاتی ہے۔ دوسری طرف، چین کے مقابلے میں، ہندوستان کا مجموعی جمہوری تانے بانے عالمی سپلائی چینز کے لیے ایک مستحکم اور زیادہ قابل اعتماد ماحول پیش کرتا ہے۔ بھارت کے مینوفیکچرنگ لینڈ اسکیپ کے ساتھ ایپل، گوگل، اور سام سنگ جیسے ٹیک بیہومتھز کی شمولیت اعلیٰ معیار کی ٹیک مینوفیکچرنگ میں ملک کی ابھرتی ہوئی اہمیت کی واضح توثیق ہے۔ 'میک ان انڈیا' پہل درحقیقت ایک محرک کے طور پر کام کر رہی ہے، جس سے ان ٹیک جنات کے لیے ہندوستان کے پیش کردہ بے شمار مواقع کو تلاش کرنے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ عالمی ٹیک جنات کے ساتھ ہندوستان کی مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کی گونج نہ صرف ملک کے معاشی نقطہ نظر کو بلکہ عالمی سپلائی چین میں اس کی اسٹریٹجک پوزیشن کو بھی بڑھاتی ہے۔ یہ ایک جیت کا منظر ہے جہاں کمپنیاں ہندوستان کی ہنرمند لیبر فورس اور سازگار پالیسیوں کا فائدہ اٹھا سکتی ہیں جبکہ ہندوستان کو بہتر تکنیکی ترقی اور اقتصادی سرمایہ کاری سے فائدہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اس رفتار پر جاری ہے، لہر کے اثرات ممکنہ طور پر عالمی سپلائی چین میں گونجیں گے، جو ہندوستانی سرزمین میں جڑیں اعلیٰ معیار کی ٹیک مینوفیکچرنگ کے ایک نئے دور کی نشاندہی کریں گے۔ گوگل پکسل 8 کی مینوفیکچرنگ کا سفر عالمی ٹیک مینوفیکچرنگ کے افق کے منتظر یادگار تبدیلیوں کا صرف ایک پیش خیمہ ہے۔

'ہم جو کھاتے ہیں اس کی ماحولیاتی لاگت پر غور کرنا چاہیے

ورلڈ فوڈ انڈیا ایونٹ کے اختتامی اجلاس سے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کا خطاب

نئی دہلی 5، نومبر، ایم این این۔ صدر دروپدی مرمو نے اتوار کے روز کہا کہ ان کھانوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے مسئلے کو بڑھاتے ہیں اور ایسی صحت بخش غذاوں کا انتخاب کریں جن سے فطرت کو کوئی نقصان نہ ہو۔ وہ دہلی میں تین روزہ ورلڈ فوڈ انڈیا ایونٹ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ □ 'ہم جو کچھ ہم کھاتے ہیں اس کی ماحولیاتی لاگت پر غور کرنا چاہیے۔ پچھلی نسلوں کو اس شمار پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ" وہ وقت آ گیا ہے جب ہمیں اپنے مینو کا انتخاب اس طریقے سے کرنا ہوگا جس سے فطرت کو پہنچنے والے نقصان سے بچا جا سکے۔ صدر نے آب و ہوا پر اثر انداز ہونے والے کھانوں سے دور رہنے اور ماحول دوست مینو کی طرف بڑھنے پر زور دیا۔ مرمو نے کہا □ ہمیں ان غذاؤں سے دور رہنے کے لیے شعوری فیصلے کرنے کی ضرورت ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے مسئلے میں اضافہ کرتے ہیں اور ان غذاؤں کی طرف منتقل ہونے کی ضرورت ہے جو نہ صرف ہماری صحت کے لیے بلکہ کرہ ارض کی صحت کے لیے بھی بہتر ہیں۔ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری کے وزیر پشوپتی کمار پارس نے کہا کہ اس شعبے میں بہت زیادہ امکانات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی کل زرعی برآمدات میں فوڈ پروسیسنگ کا 75 فیصد حصہ ہے۔ پارس نے کہا کہ تین روزہ تقریب کے دوران تقریباً 000,35 کروڑ کی سرمایہ کاری کے مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے، انہوں نے مزید کہا کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کی کوششوں سے یہ پروگرام کامیاب رہا ہے۔ ورلڈ فوڈ انڈیا کے پہلے دن، فوڈ پروسیسنگ کی وزارت اور مختلف صنعتی اداروں کے درمیان کل 16 مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یو) پر دستخط کیے گئے۔ ان معاہدوں کی کل سرمایہ کاری تقریباً 990,17 کروڑ روپے تھی۔ ان مفاہمت ناموں میں حصہ لینے والی قابل ذکر کمپنیوں میں مونڈیلیز، کیلوگ، آئی ٹی سی، انوبیو، نیڈ اسپائس، آنندا، جنرل ملز، اور اب انبیو، اور دیگر شامل ہیں۔ پچھلے نو سالوں میں، فوڈ پروسیسنگ سیکٹر نے تقریباً 000,50 کروڑ کی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کیا ہے۔ مرکز نے گھریلو مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کے لیے فوڈ پروسیسنگ سیکٹر میں پروڈکشن سے منسلک ترغیب (PLI) اسکیم شروع کی ہے۔ ورلڈ فوڈ انڈیا ایونٹ کا مقصد ہندوستان کو دنیا کی فوڈ باسکٹ※ کے طور پر ظاہر کرنا ہے۔

لوکل کرائم برانچ کی شاندار کارروائی

6لاکھ 41ہزار 717روپئے کی مالیت ضبط

ناندیڑ:5نومبر (ورقِ تازہ نیوز) حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان (حال مقیم ناندیڑ) کو لوکل کرائم برانچ نے ایک ضعیف شخص کو فون پر لاٹری جیتنے کا کہہ کر دھوکہ دینے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ اس سے دھوکہ دہی کے 6لاکھ 41ہزار 717 روپئے ضبط کیے گئے ہیں۔لوکل کرائم برانچ کے نئے پولیس انسپکٹر جگدیش بھنڈروار کے آنے کے بعد لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے پہلی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پولیس سب انسپکٹر دتاترے کالے نے اس کی اطلاع پولیس انسپکٹر بھنڈروار کو دی اور اس حوالے سے تلاش شروع کی۔ لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے راہول سنگھ منوج سنگھ جوگیا (24سال) ساکن نامپلی حیدرآباد، حال مقیم وسرنی ناندیڑ کو ناوگھاٹ پل کے قریب سے گرفتار کیا۔ سال 2022ء میں اس نے ناندیڑ شہر کے حدگاؤں اور وزیرآباد علاقے میں پولیس ہونے کا باور کراتے ہوئے ضعیف شخص کو دھوکہ دیا تھا۔ سال 2023ء میں مدکھیڑ اور لمبگاؤں میں بھی ضعیف شخص کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا کہ وہ لاٹری جیت چکے ہیں۔ پولیس نے اس دھوکہ باز کے پاس سے 74 گرام سونے کے زیورات، 70 تولے چاندی، 3 موبائل فون اور 1 ٹو وہیلر اس طرح جملہ 6لاکھ 41ہزار 717 روپے کی مالیت ضبط کی ہے۔ فی الحال ملزم کو مزید تفتیش کے لیے لمبگاؤں پولیس کے حوالے کردیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے نے اس کارروائی پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار، ڈاکٹر کھنڈے راؤ دھرنے نے نئے پولیس انسپکٹر جگدیش بھنڈروار، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر روی واہولے، پانڈورنگ مانے، پولیس سب انسپکٹر گوونداراؤ منڈے، دتاترے کالے، سچن سوناؤنے، پولیس کانسٹیبل گنگادھر کدم، سنگرام کیندرے، ماروتی مورے، موتی رام پوار، رندھیر راجبنسی، جوالاسنگھ بواری، بجرنگ بودکے، کشن مولے، گجانن بینواڑ، شیخ کلیم کی ستائش کی۔

خاتون میڈیکل آفیسر سے دھوکہ دہی

ناندیڑ:5نومبر (ورقِ تازہ نیوز) آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس (CET-IN) کا امتحانی فارم بھرے بغیر فرضی رسید دکھا کر دھوکہ دہی کرنے کے الزام میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔میڈیکل آفیسر سواتی موہن راؤ کھین واڑ کی دی گئی شکایت کے مطابق 2 نومبر 2023ء کو شام 7 بجے وہ گرو گووند سنگھ جی انجینئرنگ کالج کے سامنے پرچیت نیٹ کیفے میں CET-IN کا درخواست فارم بھرنے گئے تھے۔ اس کے لیے اس مشہور نیٹ کیفے کے ڈائرکٹر ہیمنت کمار رماکانت چودنتے اور کمپیوٹر آپریٹر وبھو دیانیشور ناگارے نے ان سے IN-CET امتحان کی فیس لی اور متعلقہ محکمہ کو نہیں بھیجی اور متعلقہ محکمے کو اپنی درخواست بھی نہیں بھیجی۔ اصلی ہونے کا بہانہ کر کے جعلی رسید اور امتحانی فارم تیار کر کے سواتی کھین واڑ نے دیا۔ اس معاملہ میں ناندیڑ دیہی پولیس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 417، 467، 420، 471 اور 34 کے تحت مقدمہ نمبر 791/2023 درج کیا۔ اس معاملے کی جانچ سب انسپکٹر آف پولیس مہیش کورے کر رہے ہیں۔

ایٹراسٹی ایکٹ کے تحت

گجانن گری اور ساجد علی کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ:5نومبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ کے ریجنل ٹرانسپورٹ آفس میں موٹر وہیکل انسپکٹر کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کے بعد گری اور ساجد علی کے خلاف ایٹراسیٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔موٹر وہیکل انسپکٹر منوج پنالال چوہان کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق وہ ناندیڑ ٹرانسپورٹ آفس میں گزشتہ 4 سالوں سے کام کر رہے ہیں۔ اس لیے وہ موٹر ڈرائیونگ اسکول کے ڈائریکٹر گجانن گری اور پی یو سی سینٹر کے ڈائریکٹر ساجد علی منور علی سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جب گجانن گری کے رشتہ دار وریندر گری کے بھوکر کے ڈرائیونگ اسکول کا معائنہ کیا گیا تو اس نے منفی رپورٹ دی کیونکہ قانون کے مطابق دفعات پوری نہیں کی گئیں۔1 نومبر کو میں اپنے موٹر وہیکل انسپکٹر دوست پنکج یادو، راجیش شندے، مادھو بیج اور ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے ایک کنٹریکٹ ڈرائیور شراون جادھو سے ملا، سب ایک ساتھ نمسکار چوک پر لنچ کرنے جا رہے تھے۔ اس وقت گجانن گری نے پنکج یادو کے موبائل فون پر کال کی اور کہا کہ گجانن کیشو گری، ساجد علی منور علی، سری رام وجن کٹا سنگوی میں رکے ہیں اور ہم ان سے ملے ہیں۔ پھر دونوں نے ہمیں اپنے ساتھ کھانے کے لیے مدعو کیا۔ لیکن ہم نے کہا کہ ہم نہیں آئیں گے جیسا کہ ہم نے پہلے سے منصوبہ بنا رکھا ہے۔ پھر ان دونوں نے میری ذات کا ذکر کر کے مجھے بہت گالیاں دیں۔ جب پنکج یادو نے ہاتھ میں چھڑی لے کر مجھے مارنے کی کوشش کی تو اس نے چھڑی کو اپنے ہاتھ سے روک دیا اور اس کی دائیں چھوٹی انگلی میں فریکچر ہوگیا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ "جب ہم ناندیڑ کے ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن گئے تو پولیس نے ہمیں میڈیکل سرٹیفکیٹ لانے کو کہا۔ ہمارا موڈ اچھا نہیں تھا اور ہم خوفزدہ تھے اس لیے ہم آج شکایت درج کر رہے ہیں۔" اس کے مطابق ایئرپورٹ پولیس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 326, 323, 504, 506,294,34 کے علاوہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 کی دفعہ 3(2),3(V)3(1)(R),3(1)(S), کے تحت مقدمہ نمبر 357/2023 گجانن کیشو گری اور ساجد علی منور علی دونوں کے خلاف درج کیا گیا ہے۔ اس معاملہ کی تحقیقات پولیس سب انسپکٹر سورج گرو کر رہے ہیں۔

ڈرائیور کو "فِٹس" آنے سے آٹو رکشہ اُلٹ گیا

ایک ہی خاندان کے 9/ افراد زخمی

ماہور:5نومبر (ورقِ تازہ نیوز) آٹو رکشہ ڈرائیور کو فٹس آنے سے آٹو رکشہ بے قابو ہو کر اُلٹ گیا۔ اس حادثہ میں ایک ہی خاندان کے 9 افراد زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ وائی پوائنٹ کے قریب 5 نومبر کی صبح 9 بجے پیش آیا۔ شدید زخمی ہونے والے افراد کو مزید علاج کے لیے ایوت محل کے سرکاری اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایوت محل ضلع کے پوسد تعلقہ کے موضع پمپر واڑی میں سدرن جگدیش راؤ دیشمکھ یہ اپنے آٹو رکشہ نمبر MH29V8640 میں اپنے افراد خانہ رام چوہان، روی راٹھوڑ، انیل چوہان، مدھوکر چوہان، پنچ پھلا راٹھوڑ، ہیما بائی چوہان، یشودا بائی چوہان، بے بی بائی چوہان کو لے کر 5 نومبر کی صبح سات بجے موضع پمپر واڑی سے ماہور تعلقہ کے موضع سندھ کھیڑ میں پانچویں کے پروگرام کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ ماہور کے آگے تقریباً بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر وائی بازار اور انجن کھیڑ کے راستہ پر ہنومان مندر کے قریب ان کو اچانک فٹس (جھٹکے) آئے۔ جس کی وجہ سے وہ آٹو پر کنٹرول نہ رکھ سکے اور راستہ کے دوسری سمت پلٹ گیا۔ اس حادثہ میں 9/افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ حادثہ کے فوری طور پر راہگیروں نے 108 نمبر پر کال کرتے ہوئے ایمبولنس طلب کی۔ ڈاکٹر کرن راٹھوڑ، ڈرائیور پانڈورنگ ڈونگرے یہ ایمبولنس کے ساتھ جائے حادثہ پر پہنچ کر زخمیوں کو ماہور کیے دیہی اسپتال میں داخل کیے۔ یہاں ڈاکٹر پوجا پوار، ڈاکٹر کسرام، نرس ایم ایس کنا کے، وندنا پنڈاگرے، دتا پالٹوار نے زخمیوں کا ابتدائی علاج کیا۔ جبکہ سدرشن دیشمکھ، رام چوہان، پنچ پھلا بائی راٹھوڑ کو شدید زخم آنے کی وجہ سے مزید علاج کے لیے انہیں ایوت محل کے دواخانہ میں منتقل کیا گیا۔

زہریلی دہلی: پرائمری اسکول اب 10 نومبر تک رہیں گے بند

نئی دہلی:5 نومبر: دہلی کی وزیر تعلیم آتشی نے جانکاری دی ہے کہ آلودگی کی سطح لگاتار اونچی بنی ہوئی ہے، اس لیے دہلی میں پرائمری اسکول 10 نومبر تک بند رہیں گے۔ ساتھ ہی درجہ 6 سے درجہ 12 کے لیے اسکولوں کو آن لائن کلاس چلانے کا متبادل دیا گیا ہے۔ اس سے قبل دہلی کے پرائمری اسکولوں کو ریاستی حکومت نے دو دنوں تک بند رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ 3 اور 4 نومبر کو اسکول بند تھے۔ اسکولوں کو 6 نومبر یعنی پیر کو کھلنا تھا، لیکن بڑھتی فضائی آلودگی کو دیکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے اسکولوں کی چھٹیاں مزید بڑھا دی ہیں۔ واضح رہے کہ راجدھانی دہلی میں لگاتار ہوا کا معیار سنگین زمرے میں برقرار ہے۔ آج بھی دہلی میں ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 486 سنگین زمرہ میں درج کیا گیا ہے۔

ایک روزہ مجلس ذکر وسلوک کا انعقاد

ناندیڑ:5/نومبر (راست) محمد طاہر گلبرگوی کے پریس نوٹ کے مطابق دیگلور ناکہ علاقہ میں مسجد قباء میں ایک روزہ اصلاحی وتربیتی مجلس ذکر وسلوک وابستگان سلسلہ چشتیہ، صابریہ ناندیڑ کی جانب سے منعقد کی جارہی ہے۔ یہ مجالس بعد نماز ظہر سے شروع ہوں گی۔ حضرت اقدس فرید وقت جانشین قطب دکن مولانا شاہ مولانا نورالحق صاحب قریشی قاسمی مدظلہ بذات خود ان مجالس میں شریک ہو کر سرپرستی فرمائیں گے۔ ان مجالس سے بعد نماز ظہر حضرت مولانا طالب بن غالب صاحب العمودی قاسمی دامت برکاتہم مدارس دارالعلوم ناندیڑ کا سلوک وتصوف کی تعلیمات پر خطاب ہوگا۔ بعد نماز عصر درود شریف کی مجلس ہوگی اور بعد مغرب مفتی غلام یزدانی صاحب قاسمی مدظلہ قاسمی (بیدر) کا بصیرت افروز خطاب ہوگا۔ بعد نماز عشاء مجلس ذکر بالجہر اور مجلس بیعت ہوگی۔ دعا بعد تمام شرکاء کے لئے طعام کا نظم ہوگا۔ عوام الناس واہل سلسلہ حضرات سے اس مبارک مسعود موقع سے استفادہ کی درخواست وابستگان کی جانب سے کی گئی ہے۔

اسرائیلی حملہ کے سبب ہر 10 منٹ میں ایک بچے کی ہو رہی موت، غزہ کی وزارت صحت کا دعویٰ

غزہ:5نومبر: کی وزارت صحت کے ایمرجنسی میڈیکل سنٹر نے الزام لگایا ہے کہ اسرائیل کے لگاتار حملوں کی وجہ سے ہر 10 منٹ میں ایک بچے کی موت ہو رہی ہے اور دو بچے زخمی ہو رہے ہیں۔ 7 اکتوبر کو حماس کے حملے کے بعد سے اسرائیل کے ذریعہ غزہ پر زمین اور ہوا سے حملے جاری ہیں، جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں بچوں کی بھی موت ہو رہی ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کے ایمرجنسی سنٹرل کے ڈائریکٹر معتصم صلاح نے اتوار کے روز ایک بیان دیا جس میں جانکاری دی ہے کہ اسرائیل نے غزہ پر جب سے حملہ کرنا شروع کیا ہے، اس وقت سے اب تک غزہ پٹی میں 3900 بچے مارے گئے ہیں اور 8067 معصوم زخمی ہوئے ہیں جن میں کئی کی حالت سنگین ہے۔ دوسری طرف وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ میں فی الحال 1250 بچے لاپتہ ہیں۔ وزارت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی حملے میں مارے گئے لوگوں میں 70 فیصد بچے، خواتین اور بزرگ تھے۔ حماس کے 7 اکتوبر کو حملے کے بعد سے اسرائیل نے غزہ میں بمباری شروع کردی جواب تک جاری ہے۔ حماس کے حملے میں تقریباً 1400 لوگ مارے گئے تھے اور کم از کم 239 لوگوں کو یرغمال بنا کر اغوا کر لیا گیا تھا۔

دو مقامات پر پولیس کی کارروائی

ہاتھ بھٹی ودیشی شراب ضبط

ناندیڑ:5نومبر (ورقِ تازہ نیوز) موضع بولسہ شیوار اور گڑگا علاقہ میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 5ہزار 360 روپئے کی ہاتھ بھٹی ودیشی شراب ضبط کی ہے۔ عمری پولیس نے موضع بولسا علاقہ میں 4 نومبر کی دوپہر کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر ذخیرہ کی ہوئی 2 ہزار روپئے کی ہاتھ بھٹی شراب ضبط کی۔ اس معاملہ میں پولیس نائیک سدھارتھ کیڑ کر کی شکایت پر ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری کارروائی گڑگا موضع میں گوداوری بار کے سامنے کی روڈ پر 4 نومبر کو MH38U7164 نمبر کی گاڑی پر سوار ملزم بغیر لائسنس کے دیسی شراب لے جا رہا تھا۔ اس ملزم کو پولیس نے حراست میں لے کر 3 ہزار 360 روپئے کی دیسی شراب و ٹو وہیلر ضبط کی گئی۔ اسا معاملہ میں پولیس سب انسپکٹر شیو کمار باچاوار کی شکایت پر نائیگاؤں پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

صبح سویرے نیپال سے افغانستان تک زمین ہل گئی

36 گھنٹے کے اندر دوسرا زلزلہ

نیپال:5نومبر: نیپال میں ایک بار پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی کی معلومات کے مطابق زلزلے کی شدت 3.6 بتائی گئی ہے۔ تاہم نیپال میں آنے والے زلزلے کا اثر ہندوستان میں محسوس نہیں ہوا۔ رات گئے افغانستان کے شہر فیض آباد میں بھی زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی کا کہنا ہے کہ افغانستان میں 4.5 شدت کا زلزلہ آیا ہے۔ نیپال میں جمعہ کو دیر گئے 6.4 شدت کے زلزلے سے 157 افراد ہلاک اور کم از کم 375 افراد زخمی ہوئے۔ تلاش اور بچاؤ کا کام ابھی بھی جاری ہے۔ نیپال کے جاجرکوٹ ضلع میں جمعہ کو آنے والے زلزلے سے املاک کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ گزشتہ ماہ بھی نیپال میں کئی بار زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ مغربی نیپال میں جمعہ کو آنے والے شدید زلزلے نے سائنسدانوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ سائنسدانوں نے اس تحقیق میں پایا ہے کہ تقریباً 500 سالوں سے مغربی نیپال میں زمین کی سطح کے نیچے بے پناہ زلزلہ توانائی جمع ہو رہی ہے۔ اس لیے ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے وقت میں ریکٹر سکیل پر آٹھ یا اس سے زیادہ شدت کا زلزلہ آنے کا امکان ہے۔ بی بی سی نیپالی سروس نے نیپال کے نیشنل سیسمولوجیکل سینٹر کے سینئر ڈویژنل سیسمولوجسٹ لوک وجے ادھیکاری کے حوالے سے بتایا کہ نیپال میں روزانہ 2 سے زیادہ شدت کے تقریباً 10 زلزلے آتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ درمیانی شدت کا زلزلہ ضروری ہے کیونکہ اس سے خطرات کم ہوتے ہیں۔ طویل عرصے تک زلزلہ نہ آنے کی وجہ سے زمین کی تہہ کے نیچے جمع ہونے والی توانائی اچانک بڑے زلزلوں کو دعوت دیتی ہے۔

عالمی کپ 2023

جنوبی افریقہ کے خلاف ہندوستان کی 243 رنوں سے جیت

نئی دہلی:5 نومبر: عالمی کپ 2023 میں سبھی کو ہندوستان اور جنوبی افریقہ میچ کا انتظار تھا۔ یہ دونوں ہی ٹیمیں ٹورنامنٹ میں سب سے مضبوط تصور کی جارہی ہیں اور پوائنٹس ٹیبل میں دونوں کو بالترتیب پہلا اور دوسرا مقام حاصل ہے، اس لیے ایک دلچسپ مقابلے کی امید تھی۔ لیکن ہندوستان نے آج کولکاتا کے ایڈن گارڈنس میں کھیلے گئے اس میچ کو پوری طرح سے یکطرفہ بنا دیا۔ ہندوستان نے وراٹ کوہلی کی 49ویں سنچری کی بدولت جنوبی افریقہ کے سامنے جیت کے لیے 326 رنوں کا ہدف رکھا، اور پھر افریقی ٹیم 27.1 اوورس میں محض 83 رن بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ ٹاس ہندوستانی کپتان روہت شرما نے جیتا تھا، اور جیسا کہ امید کی جارہی تھی، پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک بار پھر ہندوستانی کپتان شروع سے ہی جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے دکھائی دیے۔ انھوں نے جنوبی افریقہ کے تیز گیند بازوں پر کچھ اس انداز میں حملہ کیا کہ ہندوستانی ٹیم کا اسکور 5 اوورس میں ہی 60 رن کے پار کر گیا۔ پھر لگیسو رباڈا کی ایک گیند کو باؤنڈری پر پہنچانے کی کوشش میں کیچ تیندا بووما کو دے بیٹھے، جو کہ بہت آسان نہیں تھا لیکن جنوبی افریقی کپتان نے کوئی غلطی نہیں کی۔ روہت شرما نے محض 24 گیندوں پر 2 چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے 40 رن بنائے۔ جب وہ آؤٹ ہوئے تو ٹیم کا اسکور 5.5 اوورس میں 62 رن تھا۔ روہت شرما کی بہترین شروعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلا پاور پلے یعنی 10 اوورس ختم ہونے کے بعد ہندوستانی ٹیم کا اسکور ایک وکٹ کے نقصان پر 91 رن تھا۔ شبھمن گل اور روہت شرما دونوں بہترین بلے بازی کر رہے تھے، لیکن کیشو مہاراج کی ایک بہترین گھومتی ہوئی گیند پر بولڈ ہوگئے۔ انھوں نے 24 گیندوں پر 23 رن بنائے۔ پھر کوہلی اور شریئس ایر کے درمیان 134 رنوں کی انتہائی اہم شراکت داری ہوئی۔ شریئس نے 87 گیندوں پر 77 رنوں کا تعاون کیا۔ کے ایل راہل (8 رن) آج کچھ خاص نہیں کر سکے لیکن آخر کے کچھ اوورس میں سوریہ کمار یادو (14 گیندوں پر 22 رن) اور رویندر جڈیجہ (15 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 29 رن) کی طوفانی اننگ نے ٹیم کو 50 اوورس میں 5 وکٹ کے نقصان پر 326 رن تک پہنچا دیا۔ برتھ ڈے بوائے وراٹ کوہلی نے 121 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 101 رنوں کی اننگ کھیلی۔ اس سنچری کے ذریعہ انھوں نے سچن تندولکر کے ونڈے میں سب سے زیادہ 49 سنچری کے عالمی ریکارڈ کی برابری بھی کر لی ہے۔ جنوبی افریقہ کی طرف سے صرف 2 گیند بازوں نے ہندوستانی بلے بازوں کو پریشان کیا، اور وہ ہیں لگیسو رباڈا اور کیشو مہاراج۔ رباڈا نے 10 اوورس میں 48 رن دے کر 2 وکٹ لیے، جبکہ کیشو مہاراج نے 10 اوورس میں محض 30 رن دے کر 1 وکٹ لیے۔ بقیہ گیند بازوں نے فی اوور 7 رن سے زیادہ کے ریٹ سے رن لٹائے۔ سب سے مہنگے مارکو جانسن رہے، جنھوں نے 9.4 اوورس میں 94 رن دے کر 1 وکٹ لیا۔ لنگی اینگیڈی نے بھی 8.2 اوورس میں 63 رن لٹا دیے اور انھیں بھی 1 وکٹ ہی حاصل ہوا۔ 1 وکٹ تبریز شمسی کو بھی ملا جنھوں نے 10 اوورس میں 72 رن دیے۔ ایڈن مارکرم واحد گیند باز رہے جنھیں وکٹ نہیں ملا، لیکن انھوں نے محض 2 اوورس ہی کیے جس میں 17 رن دیے۔ جب جنوبی افریقہ کی بلے بازی شروع ہوئی تو سبھی کی نظریں شروعاتی 5 بلے بازوں پر تھی۔ ان چاروں بلے بازوں کی ہندوستانی گیند بازوں نے بخیہ ادھیڑ دی۔ شروعات محمد سراج نے کوئنٹن ڈیکوک (5 رن) کا وکٹ لینے کے ساتھ کیا، پھر تیمبا بووما (11 رن) جڈیجہ کی بہترین اسپن گیند پر بولڈ ہوگئے، اور پھر محمد سمیع نے ایڈن مارکرم (9 رن) کو وکٹ کیپر راہل کے ہاتھوں کیچ کرا دیا۔ چوتھے اہم بلے باز ہنرک کلاسین (1 رن) کو جڈیجہ نے اور پانچویں بلے باز راسی ونڈر ڈوسین (13 رن) کو محمد سمیع نے پویلین بھیج دیا۔ اس طرح جنوبی افریقہ کا اسکور 13.1 اوورس میں 5 وکٹ کے نقصان پر 40 رن ہوگیا۔ یہ وہ موقع تھا جب میچ ایک طرح سے ہندوستان کی گرفت میں آ گیا تھا۔ واحد بھروسہ مند بلے باز ڈیوڈ ملر (11 رن) بچے تھے جنھیں میچ کو آگے بڑھانا تھا، لیکن وہ بھی جڈیجہ کی گیند پر بولڈ ہوگئے اور افریقی ٹیم بیک فٹ پر چلی گئی۔

نسیم دین کے معصوم غنچے سموم فکر سے مرجھا رہے ہیں ☆ انھیں کو تازگی دینے کی خاطر یہ وارثِ انبیاء آ رہے ہیں
تزکیہ نفس، تعلق مع اللہ اور معرفت خداوندی حاصل کرنے کیلئے
یک روزہ مجلس ذکر وسلوک
نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
زیر سرپرستی
پیر طریقت، فرید وقت، جانشین قطب دکن حضرت مولانا
شاہ محمد نورالحق صاحب قریشی قاسمی چشتی صابری مدظلہ العالی
(مہتمم جامعہ عربیہ کاشف العلوم اودگیر)
بتاریخ ۶/نومبر ۲۰۲۳ء بروز پیر
بمقام مسجد قباء دیگلور ناکہ، ناندیڑ
بعد نماز عصر: درود شریف کی مجلس
بعد مغرب: عمومی بیان
بعد عشاء: مجلس ذکر بالجہر ومجلس بیعت ہوگی
التماس: اس روحانی مجلس میں شرکت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں
رابطہ: 8855022808, 9834463117, 8149996398
الداعیان: وابستگانِ سلسلہ چشتیہ صابریہ، حلقہ، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر
Noor Graphics:9096251984

سب سے بہترین اور بابرکت نکاح وہ ہے جو کم سے کم خرچ میں ہو۔ (حدیث) نکاح کو اتنا آسان بناؤ کہ زِنا مشکل ہو جائے۔ (حدیث)
اصلاح معاشرہ وتعمیر ملت کمیٹی، ناندیڑ کی جانب سے Socio-Reform & Empowerment Society (SRES), Nanded
آسان پیامات کا تعارفی پروگرام
روبرو رشتہ پیامات کیمپ 2023
بتاریخ 12/نومبر 2023، بروز اتوار، صبح 10 تا 4 بجے
Reg.Fees : ₹ 1000/- Only One Time Fees
ضروری کاغذات: بائیوڈاٹا + فوٹو، آدھار کارڈ و ٹی سی زیراکس
سُنّت پیام و کائونسلنگ سینٹر
پہلا منزلہ، برکت کامپلیکس، رضا چوک، دیگلور ناکہ روڈ، ناندیڑ
بمقام زیبا فنکشن ہال، واگھی روڈ، کھڑکپورہ، ناندیڑ
کنوارے لڑکے لڑکیاں (اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پروفیشنل) مطلقہ شدہ لڑکے لڑکیاں اور بیوہ خواتین ومرد حضرات کے رشتوں کی خدمات دستیاب رہیں گی۔
कुंवारे लड़के-लड़कियां (आला तालीम याफ्ता और प्रोफेशनल) मुतलक्का लड़के/लड़कियां और बेवा ख्वातीन व मर्द हज़रात के रिश्तों की खिदमात दस्तीयाब रहेंगी.
Office : 1st Floor, Barkat Complex, Raza Chowk, Degloor Naka Road, NANDED.
Mob. 9226916187, 9960734090, 9422188949, 7875010444, 9518351928, 9665827635

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زِینت جیولرس
झिनत ज्वेलर्स
خاص عربی ڈیزائن کے رانی ہار، نکلیس
کنگن اور گلسر وغیرہ کا بااعتماد شوروم
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔

شیخ عبدالستار
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس

سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔